DIRECTORATE
GENERAL PUBLIC REALTEIONS
BALOCHISTAN

نظامتِ اعلیٰ تعلقاتِ عامہ
حکومتِ بلوچستان

NO.DGPR(PRESS CLIPPING)/ 629

DATED 21-07-2026.

SUBJECT:- PRESS CLIPPINGS.

kindly find enclosed here with a set of press clipping of Local/National Newspapers for information and necessary action.

for (Director General)

The Press Secretary to
Chief Minister, Balochistan, Quetta.

RAMZAY ROAD QUETTA

PHONE NO: 081-9202548-9201615-9201956, FAX NO:081-9201108
e-mail: dgprquettabalochistan@.com, dgprquetta.advt@gmail.com

CamScanner

DIRECTORATE
GENERAL PUBLIC RELATIONS
BALOCHISTAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

مورخہ 21.07.2026

نمبر شمار	اہم قومی ومقامی خبریں	اخبارات
01	بلوچستان کو درپیش پیچیدہ چیلنجز سنجیدہ اقدامات کے متقاضی ہیں، جعفر مندوخیل	جنگ ودیگر اخبارات
02	بی ایل اے اور ٹی ٹی پی دہشتگردی کے بڑے چیلنجز ہیں، گورنر کے پی	سنچری ودیگر اخبارات
03	قیام امن پائیدار ترقی موثر طرز حکمرانی ترجیحات ہیں، وزیر اعلیٰ بگٹی	جنگ ودیگر اخبارات
04	ڈاکٹر ربابہ بلیدی کا محمد خان لہڑی سے ٹیلی فونک رابطہ	جنگ ودیگر اخبارات
05	منشیات کے خاتمے کیلئے بھرپور اقدامات اٹھائے جارہے ہیں، محمد خان لہڑی	مشرق ودیگر اخبارات
06	عوام کو یکساں طبی سہولیات کی فراہمی حکومت کی اولین ترجیح ہے، بخت کاکڑ	مشرق ودیگر اخبارات
07	ڈی سی کی زیر صدارت ڈسٹرکٹ ایجوکیشن گروپ کا اجلاس	مشرق ودیگر اخبارات
08	گوادر پورٹ پر سرگرمیوں میں اضافہ اہم پیشرفت ہے، بلال کاکڑ	جنگ ودیگر اخبارات
09	بلوچستان میں مون سون بارشوں کا الرٹ جاری	جنگ ودیگر اخبارات
10	انٹرمیڈیٹ امتحانات کے نتائج کا اعلان اسلامیہ گرلز کالج نے میدان مارلیا	مشرق ودیگر اخبارات
11	عوامی حقوق امن واستحکام کی جدوجہد جاری رہے گی، مولانا واسع	مشرق ودیگر اخبارات
12	طاقت کے ذریعے حالات پر قابو پانے کا تجربہ ناکام ہو چکا، لیاقت بلوچ	مشرق ودیگر اخبارات
14	دھرنا کے ساتھ معاہدے پر فوری عملدرآمد کیا جائے، جمعیت نظریاتی	جنگ ودیگر اخبارات
15	صوبے کے عوام کو انکا آئینی حق اور وسائل پر اختیار دیا جائے، مالک بلوچ	جنگ ودیگر اخبارات
16	کوئٹہ چمن شاہراہ پر بدامنی باعث تشویش، عوام کو تحفظ دیا جائے، پشتونخوا نیپ	جنگ ودیگر اخبارات
17	بلوچ قوم کا مسئلہ سیاسی ہے، نواب اسلم رئیسانی	جنگ ودیگر اخبارات

امن وامان:

کوئٹہ تفتان شاہراہ سے محکمہ ایکسائز کے تین اہلکار دو سرکاری گاڑیوں اسلحہ سمیت اغواء، تربت رہزنی کے دوران فائرنگ شہری اور ڈاکو ہلاک ایک گرفتار، کوئٹہ ایک خاندان کے آٹھ افراد کے قتل میں ملوث دو ملزمان گرفتار، اسلحہ گرفتار، قلات سے دو افراد کی لاشیں برآمد، خاران مغوی شخص کی لاش برآمد، کوئٹہ موٹر سائیکل سواروں کی فائرنگ سے ایک شخص جاں بحق، مستونگ نامعلوم شخص کی نعش برآمد

مسائل:

باغبانہ میں چوری وڈکیتی کی وارداتوں میں اضافہ عوام میں تشویش، برشور میں لوکل کی بندش سے عوام کو مشکلات کا سامنا، بی واٹر فلٹر پلانٹس کے ملازمین 18 ماہ تنخواہ سے محروم، کرخ ایک سال مکمل ہونے کے باوجود بجلی بحال نہ کی جا سکی

CamScanner

DIRECTORATE
GENERAL PUBLIC RELATIONS
BALOCHISTAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

مورخہ 21.07.2026

ادارىہ:

روزنامہ آزادی کوئٹہ "**وزیر اعلیٰ بلوچستان کا صوبے میں پائیدار امن کے قیام اور سیاسی ہم آہنگی کے فروغ کیلئے آل پارٹیز کانفرنس کا اعلان، صوبے میں امن وخوشحالی کیلئے مثبت فیصلہ**" کے عنوان سے اداریہ تحریر کیا ہے کہ پاکستان پیپلز پارٹی کے چیئرمین بلاول بھٹو زرداری سے وزیر اعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے گزشتہ روز زرداری ہاؤس اسلام آباد میں ملاقات کی جس میں بلوچستان کی مجموعی سیاسی، انتظامی اور امن وامان کی صورتحال پر تفصیلی تبادلہ خیال کیا گیا ملاقات کے دوران وزیر اعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے چیئرمین بلاول بھٹو زرداری کو صوبے کی موجودہ انتظامی وسیاسی صورتحال اور دہشت گردی کے حالیہ واقعات کے تناظر میں حکومتی اقدامات سے آگاہ کیا وزیر اعلیٰ نے بریفنگ دیتے ہوئے بتایا کہ زیارت سانحے کے متاثرہ خاندانوں کی دلجوئی اور ان کے جائز مطالبات کی تکمیل کیلئے حکومت نے بھرپور اقدامات کئے جبکہ لواحقین کے مطالبے پر سانحے کی تحقیقات کیلئے جوڈیشل کمیشن بھی قائم کر دیا گیا ہے تاکہ حقائق سامنے لائے جاسکیں وزیر اعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی کا کہنا تھا کہ بلوچستان میں پائیدار امن کے قیام اور سیاسی ہم آہنگی کے فروغ کیلئے جلد آل پارٹیز کانفرنس منعقد کی جائے گی جس میں پارلیمان سے باہر سیاسی جماعتوں کو بھی شرکت کی دعوت دی جائے گی تاکہ دہشتگردی اور امن واستحکام کے حوالے سے مشترکہ لائحہ عمل مرتب کیا جاسکے اس موقع پر پاکستان پیپلز پارٹی کے چیئرمین بلاول بھٹو زرداری نے دہشت گردی کی حالیہ لہر میں شہید ہونے والے پاک فوج، ایف سی اور پولیس کے نوجوانوں کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا کہ دہشتگردی کے حالیہ سانحات میں شہید ہونے والے افراد کے لواحقین کے دکھ اور تکلیف کو محسوس کرتا ہوں اور ان کے غم میں برابر کا شریک ہوں۔

اداریے :

روزنامہ بلوچستان ٹائمز کوئٹہ نے "Balochistan's Path Forward" کے عنوان سے اداریہ تحریر کیا ہے۔

روزنامہ زمانہ کوئٹہ نے "**بلوچستان :، مسائل کا حل اور ریاستی ذمہ داری**" کے عنوان سے اداریہ تحریر کیا ہے۔

مضامین:

روزنامہ قدرت کوئٹہ نے "**شہدائے زیارت، بلوچستان کے لہو سے لکھی ایک المناک داستان**" کے عنوان سے لاریب انعم نے مضمون تحریر کیا ہے۔

روزنامہ آزادی کوئٹہ نے "**بلوچستان کا زخم**" کے عنوان سے عارفہ نور نے مضمون تحریر کیا ہے۔

روزنامہ قدرت کوئٹہ نے "**فتنہ الہندوستان کے بلوچستان میں ترقیاتی منصوبوں پر حملے**" کے عنوان سے نے نسیم الحق مضمون تحریر کیا ہے۔

برائے ڈائریکٹر جنرل
نظامت تعلقات عامہ بلوچستان

CamScanner

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily: JANG QUETTA

Bullet No. ۱ Dated: 21 JUL 2026 Page No. 1

سماجی انصاف اور عوامی اعتماد کے بغیر امن قائم نہیں رہ سکتا، گورنر

فیصلہ سازی کے عمل میں نوجوانوں کی شمولیت کو یقینی بنانا ... جماعت اسلامی کے وفد سے گفتگو

[illegible]

MASHRIQ QUETTA

بلوچستان کو درپیش پیچیدہ چیلنجز سنجیدہ اقدامات کے متقاضی ہیں، گورنر مندوخیل

فیصلہ سازی کے عمل میں نوجوانوں کی شمولیت کو یقینی بنانا ضروری، تاکہ وہ ترقی و خوشحالی میں فعال شراکت دار بنیں

جس طرح امن کے بغیر ترقی پروان نہیں چڑھ سکتی اسی طرح سماجی انصاف اور عوامی اعتماد کے بغیر امن قائم نہیں رہ سکتا

کوئٹہ (ن ن) گورنر بلوچستان جعفر خان مندوخیل نے کہا کہ بلوچستان کو درپیش پیچیدہ چیلنجز سنجیدہ اقدامات اور پائیدار حل کے متقاضی ہیں۔ پاکستان کا معاشی مستقبل بلوچستان کے امن، استحکام اور ترقی سے جڑا ہوا ہے۔ جس طرح امن کے بغیر ترقی پروان نہیں چڑھ سکتی اسی طرح سماجی انصاف اور عوامی اعتماد کے بغیر امن قائم نہیں رہ سکتا۔ گورنر مندوخیل نے کہا کہ پالیسی سازی اور فیصلہ سازی کے عمل میں نوجوانوں کی شمولیت کو یقینی بنانا اشد ضروری ہے تاکہ ہر نوجوان پاکستان کی ترقی و خوشحالی میں .... بقیہ ۲ صفحہ نمبر ۱۲

فعال شراکت دار بنے۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے جماعت اسلامی پاکستان کے مرکزی نائب امیر لیاقت بلوچ اور صوبائی امیر اور رکن صوبائی اسمبلی مولانا ہدایت الرحمان سے گورنر ہاؤس کوئٹہ میں گفتگو کرتے ہوئے کیا۔ اس موقع پر گورنر بلوچستان جعفر خان مندوخیل نے کہا کہ روشن مستقبل کی تعمیر کو یقینی بنانے کی خاطر پہلی شرط اداروں کے نوجوانوں کے اصل کردار کو پہچاننا ہے۔ ہماری کل آبادی کا سب سے بڑا حصہ نوجوانوں پر مشتمل ہے جن کی توانائی اور تخلیقی صلاحیتیں ہماری سب سے بڑی طاقت کی نمائندگی کرتی ہیں۔ گورنر مندوخیل نے کہا کہ آج حالات کا تقاضا ہے کہ ہم ہر قسم کے ذاتی مفادات سے بالاتر ہو کر ملک و قوم کی ترقی اور خوشحالی کیلئے مل کر کام کریں۔ سیاسی رہنماؤں، مذہبی سکالرز اور معاشرے کے باشعور اشخاص کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنا مثبت کردار ادا کریں، ہر مشکل اور ابتلاء کی حوصلہ افزائی کریں، باہمی ہم آہنگی کو مضبوط کریں اور قوم کی ترقی میں عملی تعمیری کردار ادا کریں۔ گورنر بلوچستان جعفر خان مندوخیل نے کہا کہ ہم مشترکہ کوششوں کے ذریعے ایک پرامن، خوشحال اور ترقی یافتہ بلوچستان کی تعمیر کر سکتے ہیں۔

CamScanner

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily: MASHRIQ QUETTA

Bullet No. 1 Dated: 21 JUL 2026 Page No. 2

بی ایل اے اور ٹی ٹی پی دہشتگردی کے بڑے چیلنجز ہیں، گورنر کے پی

بلوچستان کی سویلین حکومت دہشت گردی کے خلاف سیکیورٹی فورسز کے شانہ بشانہ کھڑی ہے، فیصل کریم کنڈی

خیبرپختونخوا افغانستان سے ملحقہ سرحد کے باعث سنگین چیلنجز سے بھی دوچار ہے، نیشنل ورکشاپ بلوچستان کے وفد سے بات چیت

پشاور (بیورو رپورٹ) 20ویں نیشنل ورکشاپ بلوچستان کے 104 رکنی وفد نے گورنر ہاؤس پشاور کا دورہ کیا، جہاں وفد نے گورنر خیبرپختونخوا فیصل کریم کنڈی سے ملاقات کی اور خصوصی انٹریکٹو سیشن میں شرکت کی۔ نیشنل ورکشاپ بلوچستان کے شرکاء پر مشتمل وفد کی قیادت بریگیڈیئر بلال غفور کر رہے تھے۔ وفد میں چاروں صوبوں، آزاد جموں وکشمیر اور گلگت بلتستان سے تعلق رکھنے والے جامعات کے طلبہ، نوجوان، صحافی اور مختلف شعبہ ہائے زندگی سے وابستہ شرکاء شامل تھے۔ انٹریکٹو سیشن کے دوران شرکاء نے گورنر فیصل کریم کنڈی ....

بقیہ 67 صفحہ نمبر 7 پر

سے خیبرپختونخوا کی سیکیورٹی صورتحال، دہشت گردی، معاشی چیلنجز، بین الصوبائی تعلقات، آئینی امور اور ملک کی مجموعی سیاسی صورتحال سے متعلق مختلف سوالات کیے، جن کے گورنر نے تفصیلی اور مدلل جوابات دیے۔ گورنر فیصل کریم کنڈی نے وفد کو گورنر ہاؤس پشاور اور خیبرپختونخوا آمد پر خوش آمدید کہتے ہوئے کہا کہ خیبرپختونخوا صدیوں سے وسطی ایشیائی ممالک کے ساتھ تجارت کا اہم مرکز رہا ہے، تاہم افغانستان سے ملحقہ سرحد کے باعث صوبہ سیکیورٹی کے سنگین چیلنجز سے بھی دوچار ہے۔ گورنر نے کہا کہ بلوچستان میں بی ایل اے جبکہ خیبرپختونخوا میں ٹی ٹی پی دہشت گردی کے بڑے چیلنجز ہیں۔ انہوں نے کہا کہ بلوچستان کی سویلین حکومت دہشت گردی کے خلاف سیکیورٹی فورسز کے شانہ بشانہ کھڑی ہے، جبکہ خیبرپختونخوا کی سویلین حکومت بھی امن کی خواہاں ہے، تاہم دہشت گردی کے مؤثر خاتمے کے لیے صوبائی ایپکس کمیٹی کے اجلاس باقاعدگی سے منعقد نہیں ہو رہے۔ انہوں نے کہا کہ افغانستان میں نیٹو فورسز کے چھوڑے گئے نائٹ وژن اور ترقی یافتہ ہتھیار دہشت گرد پاکستان کی سیکیورٹی فورسز کے خلاف استعمال کر رہے ہیں۔ گورنر نے کہا کہ دہشت گردی کے خلاف جنگ کے لیے وفاق کی جانب سے 900 ارب روپے فراہم کیے گئے، تاہم یہ رقم کہاں خرچ ہوئی، اس کا جواب آج تک نہیں مل سکا۔ انہوں نے کہا کہ برسوں سے بے مثال قربانیاں دینے والی خیبرپختونخوا پولیس آج بھی جدید آلات اور بلٹ پروف گاڑیوں جیسی بنیادی سہولیات سے محروم ہے۔ انہوں نے بتایا کہ انہوں نے وزیراعلیٰ خیبرپختونخوا کو سفارش کی ہے کہ پولیس کی تنخواہیں دیگر صوبوں کے برابر لائی جائیں۔ انہوں نے کہا کہ سابق فاٹا کے انضمام کے وقت سالانہ 100 ارب روپے فراہم کرنے کا وعدہ کیا گیا تھا، مگر نو برس گزرنے کے باوجود اس رقم کا نصف بھی ادا نہیں کیا گیا۔

THE DAILY JANG QUETTA

روزنامہ جنگ کوئٹہ

بانی میر خلیل الرحمٰن

قیمت 40 روپے

جلد 55 | منگل 6 صفر المظفر 1448ھ 21 جولائی 2026ء | نمبر 197

وزیراعلیٰ سرفراز بگٹی کے حکم پر گرینڈ الائنس کے 50 گرفتار ملازمین رہا

قائدین کی درخواست پر اقدام، امید ہے آئندہ ایسے طرز عمل سے گریز کیا جائیگا، حکومت بلوچستان

کوئٹہ (خ ن) وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے گرینڈ الائنس کے قائدین کی درخواست پر فراخدلانہ اور مثبت فیصلہ کرتے ہوئے گزشتہ احتجاج کے دوران گرفتار کیے گئے تمام سرکاری ملازمین کی رہائی کا حکم دے دیا ہے، وزیراعلیٰ کے احکامات پر ضلعی انتظامیہ کوئٹہ نے فوری کارروائی کرتے ہوئے احتجاج کے دوران حراست میں لیے گئے تقریباً 50 سرکاری ملازمین کو رہا کر دیا۔ حکومت بلوچستان نے اس موقع پر اس امید کا اظہار کیا ہے کہ سرکاری ملازمین مستقبل میں سرکاری ملازمت کے نظم و ضبط، قواعد و ضوابط اور پیشہ ورانہ ذمہ داریوں کی مکمل پاسداری کو یقینی بناتے ہوئے عوامی خدمت کو اپنی اولین ترجیح بنائیں گے، حکومت کو یقین ہے کہ آئندہ ایسے کسی طرز عمل سے گریز کیا جائے گا جو سرکاری ملازم کے وقار، ذمہ داری اور ضابطہ اخلاق سے مطابقت نہ رکھتا ہو۔

حکومت جامع اصلاحات پر عمل پیرا

قیام امن، پائیدار ترقی، موثر طرز حکمرانی ترجیحات ہیں

وزیراعلیٰ بگٹی

بین الاقوامی شراکت داروں کے تعاون سے نئے امکانات پیدا کیے جا رہے ہیں، برطانوی ہائی کمشنر سے گفتگو، جین میریٹ کا تعاون کو وسعت دینے میں اظہار دلچسپی

اسلام آباد (خ ن) وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی سے پاکستان میں برطانیہ کی ہائی کمشنر محترمہ جین میریٹ نے ملاقات کی، جس میں باہمی دلچسپی کے امور، بلوچستان میں ترقیاتی تعاون اور دوطرفہ روابط کے فروغ پر تفصیلی تبادلہ خیال کیا گیا۔ ملاقات کے دوران تعلیم، صحت، گورننس، ادارہ جاتی استعداد کار اور سرمایہ کاری سمیت مختلف شعبوں میں تعاون کے امکانات کا جائزہ لیا گیا۔ اس موقع پر وزیراعلیٰ بلوچستان نے برطانوی ہائی کمشنر کو صوبے میں جاری انتظامی اصلاحات، عوامی فلاح و بہبود کے منصوبوں اور حکومت کی ترقیاتی ترجیحات سے بھی آگاہ کیا۔ وزیراعلیٰ میر سرفراز بگٹی نے کہا کہ بلوچستان میں امن کا قیام، پائیدار ترقی، موثر طرز حکمرانی اور عوام کو بہتر سہولیات کی فراہمی حکومت کی اولین ترجیحات میں شامل ہیں۔ انہوں نے کہا کہ صوبائی حکومت شفافیت، بہتر گورننس اور ترقیاتی عمل کو مزید موثر بنانے کے لیے جامع اصلاحات پر عمل پیرا ہے۔ انہوں نے کہا کہ بلوچستان معدنی وسائل، جغرافیائی اہمیت اور سرمایہ کاری کے وسیع مواقع سے مالا مال صوبہ ہے، جہاں بین الاقوامی شراکت داروں کے تعاون سے ترقی اور خوشحالی کے نئے امکانات پیدا کیے جا رہے ہیں۔ وزیراعلیٰ نے اس امید کا اظہار کیا کہ برطانیہ اور بلوچستان کے درمیان مختلف شعبوں میں تعاون مزید مضبوط ہوگا، جس سے عوامی فلاح اور پائیدار ترقی کے اہداف کے حصول میں مدد ملے گی۔ برطانوی ہائی کمشنر محترمہ جین میریٹ نے بلوچستان میں جاری ترقیاتی اقدامات، اصلاحاتی پروگراموں اور عوامی خدمت کے لیے حکومت کی کوششوں کو سراہتے ہوئے مختلف شعبوں میں تعاون کو مزید وسعت دینے میں دلچسپی کا اظہار کیا۔

CS CamScanner

Daily MASHRIQ QUETTA

اللہ ہی کے لئے ہیں مشرق و مغرب (قرآن حکیم)

روزنامہ مشرق کوئٹہ

چیف ایگزیکٹو: سید مختار احمد

جلد 55 | سال 05 صفر 1448ھ | 21 جولائی 2026ء | صفحات 08 | شمارہ 09

رجسٹرڈ BC-m-1 | Email: mashriqqta2008@gmail.com | PTCL 081-2827345, 081-2827344 | قیمت 40 روپے

قومی اتحاد، یکجہتی اور نوجوانوں کی مثبت سوچ مضبوط و مستحکم پاکستان کی ضمانت ہے، میر سرفراز بگٹی

پاکستان ہمیشہ قائم رہنے کے لیے بنا ہے، فتنہ الہندوستان اور اس سے منسلک پراکسیز کو بھارتی خفیہ ایجنسی "را" کی پشت پناہی حاصل ہے، وزیر اعلیٰ بلوچستان

افغانستان نے پاکستان کی متعدد تنبیہات اور دوحہ معاہدے کے باوجود اپنی سرزمین پر موجود دہشت گرد عناصر کے خلاف مؤثر کارروائی نہیں کی، طلبہ و طالبات سے گفتگو

آئی ایس پی آر کے زیر اہتمام ملک بھر کے طلبہ و طالبات کے لیے منعقدہ سمر کیمپ 2026 کے سلسلے میں وزیر اعلیٰ بلوچستان کی شرکاء کے ساتھ خصوصی نشست، تفصیلی اظہار خیال

اسلام آباد (نیوز رپورٹر) پاک فوج کے شعبہ تعلقات عامہ (آئی ایس پی آر) کے زیر اہتمام ملک بھر کے طلبہ و طالبات کے لیے منعقدہ سمر کیمپ 2026 کے سلسلے میں وزیر اعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے شرکاء کے ساتھ خصوصی نشست کی، جس میں بلوچستان کی موجودہ صورتحال، دہشت گردی کے چیلنجز، قومی یکجہتی اور نوجوانوں کے کردار پر تفصیلی اظہار خیال کیا گیا۔ نشست کے دوران طلبہ نے مختلف قومی و علاقائی موضوعات پر سوالات کیے، جن کے وزیر اعلیٰ نے تفصیلی جوابات دیے۔ آئی ایس پی آر کے مطابق سمر کیمپ 2026 میں پاکستان بھر کے 10 سے زائد اضلاع سے چار ہزار سے زائد طلبہ و طالبات شریک ہیں۔ اس پروگرام کا مقصد نوجوانوں میں قومی شعور، مثبت اقدار، قیادت کی صلاحیتوں اور باہمی ہم آہنگی کو فروغ دینا ہے۔ وزیر اعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے گفتگو کے دوران بلوچستان کی امن و امان کی صورتحال، دہشت گردی کے خلاف جاری اقدامات اور نوجوانوں کی قومی ذمہ داریوں پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے کہا کہ قومی اتحاد، باہمی اعتماد، یکجہتی اور نوجوانوں کی مثبت سوچ ہی ایک مضبوط، مستحکم اور پرامن پاکستان کی ضمانت ہے، جبکہ پاکستان ہمیشہ قائم رہنے کے لیے بنا ہے۔ فتنہ الہندوستان اور اس سے منسلک پراکسی عناصر کے حوالے سے گفتگو کرتے ہوئے وزیر اعلیٰ نے کہا کہ ان تنظیموں کو بھارتی خفیہ ایجنسی "را" کی پشت پناہی حاصل ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ افغانستان نے متعدد تنبیہات........ بقیہ 1 صفحہ نمبر 7 پر

اور دوحہ معاہدے کے باوجود اپنی سرزمین پر موجود دہشت گرد عناصر کے خلاف مؤثر کارروائی نہیں کی۔ خصوصی نشست کے دوران طلبہ و طالبات نے دہشت گردی، سرمایہ کاری، اسمگلنگ، سوشل میڈیا اور بلوچستان سے متعلق دیگر اہم موضوعات پر سوالات کیے، جن کے وزیر اعلیٰ نے حقائق اور حکومتی مؤقف کی روشنی میں تفصیلی جوابات دیے۔ نشست کے اختتام پر شرکاء نے کہا کہ انہیں بلوچستان سے متعلق مختلف سوالات کے مدلل اور حقائق پر مبنی جوابات ملے، جبکہ ایسے مکالمے قومی ہم آہنگی، باہمی اعتماد اور نوجوانوں میں مثبت سوچ کے فروغ کے لیے نہایت اہم ہیں۔ آئی ایس پی آر کے مطابق سمر کیمپ 2026 نوجوانوں میں قومی شعور، مثبت اقدار، قائدانہ صلاحیتوں اور حب الوطنی کے جذبے کو فروغ دینے کی جانب ایک اہم پیش رفت ہے۔

بلوچستان میں امن کا قیام، پائیدار ترقی ترجیحات میں شامل ہے، وزیر اعلیٰ

بلوچستان معدنی وسائل، جغرافیائی اہمیت اور سرمایہ کاری کے وسیع مواقع سے مالا مال صوبہ ہے، میر سرفراز بگٹی

صوبے میں بین الاقوامی شراکت داروں کے تعاون سے ترقی اور خوشحالی کے نئے امکانات پیدا کیے جا رہے ہیں

برطانیہ کی ہائی کمشنر محترمہ جین میریٹ کی ملاقات، باہمی دلچسپی کے امور، ترقیاتی تعاون کے فروغ پر تفصیلی تبادلہ خیال

اسلام آباد (ع ن) وزیر اعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی سے پاکستان میں برطانیہ کی ہائی کمشنر محترمہ جین میریٹ نے ملاقات کی، جس میں باہمی دلچسپی کے امور، بلوچستان میں ترقیاتی تعاون اور دوطرفہ روابط کے فروغ پر تفصیلی تبادلہ خیال کیا گیا۔ ملاقات کے دوران تعلیم،........ بقیہ 20 صفحہ نمبر 7 پر

صحت، گورننس، ادارہ جاتی استعداد کار اور سرمایہ کاری سمیت مختلف شعبوں میں تعاون کے امکانات کا جائزہ لیا گیا۔ اس موقع پر وزیر اعلیٰ بلوچستان نے برطانوی ہائی کمشنر کو صوبے میں جاری انتظامی اصلاحات، عوامی فلاح و بہبود کے منصوبوں اور حکومت کی ترقیاتی ترجیحات سے بھی آگاہ کیا۔ وزیر اعلیٰ میر سرفراز بگٹی نے کہا کہ بلوچستان میں امن کا قیام، پائیدار ترقی، مؤثر طرز حکمرانی اور عوام کو بہتر سہولیات کی فراہمی حکومت کی اولین ترجیحات میں شامل ہیں۔ انہوں نے کہا کہ صوبائی حکومت شفافیت، بہتر گورننس اور ترقیاتی عمل کو مزید مؤثر بنانے کے لیے جامع اصلاحات پر عمل پیرا ہے۔ انہوں نے کہا کہ بلوچستان معدنی وسائل، جغرافیائی اہمیت اور سرمایہ کاری کے وسیع مواقع سے مالا مال صوبہ ہے، جہاں بین الاقوامی شراکت داروں کے تعاون سے ترقی اور خوشحالی کے نئے امکانات پیدا کیے جا رہے ہیں۔

روزنامہ ایکسپریس کوئٹہ سینچری

پاکستان کے 11 شہروں سے بیک وقت شائع ہونے والا واحد اخبار

جلد 24 شمارہ 216 | منگل 6 صفر المظفر، 21 جولائی 2026، صفحات 6 قیمت 40 روپے

بلوچستان میں امن کا قیام اور پائیدار ترقی حکومت کی اولین ترجیح ہے: وزیر اعلیٰ

بہتر گورننس کیلئے جامع اصلاحات پر عمل پیرا ہیں، بلوچستان معدنی وسائل و سرمایہ کاری کے مواقع سے مالا مال صوبہ ہے

برطانیہ اور بلوچستان کے درمیان مختلف شعبوں میں تعاون مزید مضبوط ہوگا، برطانوی ہائی کمشنر سے سرفراز بگٹی کی گفتگو

اسلام آباد (خ ن) وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی سے پاکستان میں برطانیہ کی ہائی کمشنر جین میریٹ نے ملاقات کی، جس میں باہمی دلچسپی کے امور، بلوچستان میں ترقیاتی تعاون اور دوطرفہ روابط کے فروغ پر تفصیلی تبادلہ خیال کیا گیا ملاقات کے دوران تعلیم، صحت، گورننس (باقی صفحہ 5 نمبر 14)

ادارہ جاتی استعداد کار اور سرمایہ کاری سمیت مختلف شعبوں میں تعاون کے امکانات کا جائزہ لیا گیا۔ اس موقع پر وزیراعلیٰ بلوچستان نے برطانوی ہائی کمشنر کو صوبے میں جاری انتظامی اصلاحات، عوامی فلاح و بہبود کے منصوبوں اور حکومت کی ترقیاتی ترجیحات سے بھی آگاہ کیا۔ وزیراعلیٰ میر سرفراز بگٹی نے کہا کہ بلوچستان میں امن کا قیام، پائیدار ترقی، موثر طرز حکمرانی اور عوام کو بہتر سہولیات کی فراہمی حکومت کی اولین ترجیحات میں شامل ہے۔ انہوں نے کہا کہ صوبائی حکومت شفافیت، بہتر گورننس اور ترقیاتی عمل کو مزید موثر بنانے کے لیے جامع اصلاحات پر عمل پیرا ہے انہوں نے کہا کہ بلوچستان معدنی وسائل، جغرافیائی اہمیت اور سرمایہ کاری کے وسیع مواقع سے مالا مال صوبہ ہے، جہاں بین الاقوامی شراکت داروں کے تعاون سے ترقی اور خوشحالی کے نئے امکانات پیدا کیے جا رہے ہیں۔ وزیراعلیٰ نے اس امید کا اظہار کیا کہ برطانیہ اور بلوچستان کے درمیان مختلف شعبوں میں تعاون مزید مضبوط ہوگا، جس سے عوامی فلاح اور پائیدار ترقی کے اہداف کے حصول میں مدد ملے گی برطانوی ہائی کمشنر جین میریٹ نے بلوچستان میں جاری ترقیاتی اقدامات، اصلاحاتی پروگراموں اور عوامی خدمت کے لیے حکومت کی کوششوں کو سراہتے ہوئے مختلف شعبوں میں تعاون کو مزید وسعت دینے میں دلچسپی کا اظہار کیا۔

CamScanner

THE DAILY INTEKHAB (Quetta)

روزنامہ انتخاب کوئٹہ

رجسٹرڈ نمبر بی سی I-4

قیمت 30 روپے ★ صفحات 6

www.dailyintekhab.PK intekhabnews@gmail.com Quetta Ph.081-2822909

جلد نمبر 32 | منگل 21 جولائی 2026ء بمطابق 06 صفر 1448ھ | شمارہ نمبر 197

برطانیہ کا بلوچستان سے تعاون بڑھانے کا عزم، پائیدار ترقی کے حصول میں مدد ملے گی، میر سرفراز بگٹی

ترقیاتی اقدامات، اصلاحاتی پروگراموں اور عوامی خدمت کے لئے حکومتی کاوشیں قابل تعریف ہیں، برطانوی ہائی کمشنر جین میریٹ کی وزیراعلیٰ سے ملاقات

امن کا قیام، موثر طرز حکمرانی، عوامی ترقی وخوشحالی اور بہتر سہولیات کی فراہمی اولین ترجیحات میں شامل ہیں، میر سرفراز بگٹی کا عزم

اسلام آباد (خ ن) وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی سے پاکستان میں برطانیہ کی ہائی کمشنر جین میریٹ نے ملاقات کی، جس میں باہمی دلچسپی کے امور، بلوچستان میں ترقیاتی تعاون اور دوطرفہ روابط کے فروغ پر تفصیلی تبادلہ خیال کیا گیا ملاقات کے دوران تعلیم، صحت، گورننس، ادارہ جاتی استعداد کار اور سرمایہ کاری سمیت مختلف شعبوں میں تعاون کے امکانات کا جائزہ لیا گیا۔ اس موقع پر وزیراعلیٰ بلوچستان نے برطانوی ہائی کمشنر کو صوبے میں جاری انتظامی اصلاحات، عوامی فلاح وبہبود کے منصوبوں اور حکومت کی ترقیاتی ترجیحات سے بھی آگاہ کیا وزیراعلیٰ میر سرفراز بگٹی نے کہا کہ بلوچستان میں امن کا قیام، پائیدار ترقی، موثر طرز حکمرانی اور عوام کو بہتر سہولیات کی فراہمی حکومت کی اولین ترجیحات میں شامل ہیں۔ انہوں نے کہا کہ صوبائی حکومت شفافیت، بہتر گورننس اور ترقیاتی عمل کو مزید موثر بنانے کے لیے جامع اصلاحات پر عمل

بقیہ نمبر 45 صفحہ 5 پر

ہوا ہے انہوں نے کہا کہ بلوچستان معدنی وسائل، جغرافیائی اہمیت اور سرمایہ کاری کے وسیع مواقع سے مالا مال صوبہ ہے، جہاں بین الاقوامی شراکت داروں کے تعاون سے ترقی اور خوشحالی کے نئے امکانات پیدا کیے جا رہے ہیں۔ وزیراعلیٰ نے اس امید کا اظہار کیا کہ برطانیہ اور بلوچستان کے درمیان مختلف شعبوں میں تعاون مزید مضبوط ہوگا، جس سے عوامی فلاح اور پائیدار ترقی کے اہداف کے حصول میں مدد ملے گی برطانوی ہائی کمشنر محترمہ جین میریٹ نے بلوچستان میں جاری ترقیاتی اقدامات، اصلاحاتی پروگراموں اور عوامی خدمت کے لیے حکومت کی کوششوں کو سراہتے ہوئے مختلف شعبوں میں تعاون کو مزید وسعت دینے میں دلچسپی کا اظہار کیا۔

CamScanner

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ حکومت بلوچستان

Bullet No. 1

THE DAILY BAAKHABAR QUETTA

روزنامہ باخبر کوئٹہ

بانی اکرام اللہ خان

Page No. 7

جلد 30 منگل 21 جولائی 2026ء بمطابق 06 صفر 1448ھ قیمت 20 روپے شمارہ 198

امن کا قیام، پائیدار ترقی، عوام کو بہتر سہولیات کی فراہمی اولین ترجیح ہے، وزیراعلیٰ

میر سرفراز بگٹی سے برطانوی ہائی کمشنر جین میریٹ کی ملاقات، باہمی دلچسپی کے امور، بلوچستان میں ترقیاتی تعاون اور دوطرفہ روابط کے فروغ پر تفصیلی تبادلہ خیال

برطانوی ہائی کمشنر کی بلوچستان میں ترقیاتی اقدامات، اصلاحاتی پروگراموں اور عوامی خدمت کے لیے حکومت کی کوششوں کو سراہتے ہوئے تعاون کو مزید وسعت دینے کا عزم

اسلام آباد (آن لائن) وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی سے پاکستان میں برطانیہ کی ہائی کمشنر محترمہ جین میریٹ نے ملاقات کی، جس میں باہمی دلچسپی کے امور، بلوچستان میں ترقیاتی تعاون اور دوطرفہ روابط کے فروغ پر تفصیلی تبادلہ خیال کیا گیا۔ ملاقات کے دوران تعلیم، صحت، گورننس، ادارہ جاتی استعداد کار اور سرمایہ کاری سمیت مختلف شعبوں میں تعاون کے امکانات کا جائزہ لیا گیا۔ اس موقع پر وزیراعلیٰ بلوچستان نے برطانوی ہائی کمشنر کو صوبے میں جاری انتظامی اصلاحات، عوامی فلاح و بہبود کے منصوبوں اور حکومت کی ترقیاتی ترجیحات سے بھی آگاہ کیا۔ وزیراعلیٰ میر سرفراز بگٹی نے کہا کہ بلوچستان میں امن کا قیام، پائیدار ترقی، مؤثر طرز حکمرانی اور عوام کو بہتر سہولیات کی فراہمی حکومت کی اولین ترجیحات میں شامل ہیں۔ انہوں نے کہا کہ صوبائی حکومت شفافیت، بہتر گورننس اور ترقیاتی عمل کو مزید مؤثر بنانے کے لیے جامع اصلاحات پر عمل پیرا ہے۔ انہوں نے کہا کہ بلوچستان معدنی وسائل، جغرافیائی اہمیت اور سرمایہ کاری کے وسیع مواقع سے مالا مال صوبہ ہے، جہاں بین الاقوامی شراکت داروں کے تعاون سے ترقی اور خوشحالی کے نئے امکانات پیدا کیے جا رہے ہیں۔ وزیراعلیٰ نے اس امید کا اظہار کیا کہ برطانیہ اور بلوچستان کے درمیان مختلف شعبوں میں تعاون مزید مضبوط ہوگا، جس سے عوامی فلاح اور پائیدار ترقی کے اہداف کے حصول میں مدد ملے گی۔ برطانوی ہائی کمشنر محترمہ جین میریٹ نے بلوچستان میں جاری ترقیاتی اقدامات، اصلاحاتی پروگراموں اور عوامی خدمت کے لیے حکومت کی کوششوں کو سراہتے ہوئے مختلف شعبوں میں تعاون کو مزید وسعت دینے میں دلچسپی کا اظہار کیا۔

اسلام آباد، وزیراعلیٰ میر سرفراز بگٹی سے برطانوی ہائی کمشنر جین میریٹ ملاقات کر رہی ہیں

CamScanner

Daily AZADI Quetta

روزنامہ آزادی کوئٹہ

بانی صدیق بلوچ

جلد نمبر 27 | منگل 21 جولائی 2026ء بمطابق 06 صفر المظفر 1448ھ قیمت 20 روپے | شمارہ نمبر 195

وزیراعلیٰ سے برطانوی ہائی کمشنر کی ملاقات، بلوچستان معدنی وسائل، جغرافیائی اہمیت اور سرمایہ کاری کے وسیع مواقع سے مالا مال ہے

وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی سے برطانیہ کی ہائی کمشنر جین میریٹ نے ملاقات کی، ملاقات میں باہمی دلچسپی کے امور، بلوچستان میں ترقیاتی تعاون اور دوطرفہ روابط کے فروغ پر تبادلہ خیال کیا گیا

امن کا قیام، پائیدار ترقی، مؤثر طرز حکمرانی، عوام کو بہتر سہولیات کی فراہمی اولین ترجیحات، حکومت شفافیت، بہتر گورننس اور ترقیاتی عمل کو مزید مؤثر بنانے کے لیے جامع اصلاحات پر عمل پیرا ہے، سرفراز بگٹی

بلوچستان میں جاری ترقیاتی اقدامات، اصلاحاتی پروگراموں اور عوامی خدمت کے لیے حکومت کی کوششوں کو سراہتے ہیں، مختلف شعبوں میں تعاون کو مزید وسعت دیا جائیگا، برطانوی ہائی کمشنر جین میریٹ

اسلام آباد (آن لائن) وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی سے پاکستان میں برطانیہ کی ہائی کمشنر جین میریٹ نے ملاقات کی جس میں باہمی دلچسپی کے امور، بلوچستان میں ترقیاتی تعاون اور دوطرفہ روابط کے فروغ پر تفصیلی تبادلہ خیال کیا گیا۔ ملاقات کے دوران صحت، گورننس اور ... اور برطانوی ہائی کمشنر کو صوبے میں جاری اصلاحات ... (بقیہ نمبر 3 صفحہ نمبر 2)

شعبوں اور حکومت کی ترقیاتی ترجیحات سے بھی آگاہ کیا۔ وزیراعلیٰ میر سرفراز بگٹی نے کہا کہ بلوچستان میں امن کا قیام، پائیدار ترقی، مؤثر طرز حکمرانی اور عوام کو بہتر سہولیات کی فراہمی حکومت کی اولین ترجیحات میں شامل ہیں۔ انہوں نے کہا کہ صوبائی حکومت شفافیت، بہتر گورننس اور ترقیاتی عمل کو مزید مؤثر بنانے کے لیے جامع اصلاحات پر عمل پیرا ہے۔ انہوں نے کہا کہ بلوچستان معدنی وسائل، جغرافیائی اہمیت اور سرمایہ کاری کے وسیع مواقع سے مالا مال صوبہ ہے جہاں بین الاقوامی شراکت داروں کے تعاون سے ترقی اور خوشحالی کے نئے امکانات پیدا کیے جا سکتے ہیں۔ وزیراعلیٰ نے اس امید کا اظہار کیا کہ برطانیہ اور بلوچستان کے درمیان مختلف شعبوں میں تعاون مزید مضبوط ہوگا جس سے عوامی فلاح

اور پائیدار ترقی کے اہداف کے حصول میں مدد ملے گی۔ برطانوی ہائی کمشنر محترمہ جین میریٹ نے بلوچستان میں جاری ترقیاتی اقدامات، اصلاحاتی پروگراموں اور عوامی خدمت کے لیے حکومت کی کوششوں کو سراہتے ہوئے مختلف شعبوں میں تعاون کو مزید وسعت دینے میں دلچسپی کا اظہار کیا۔

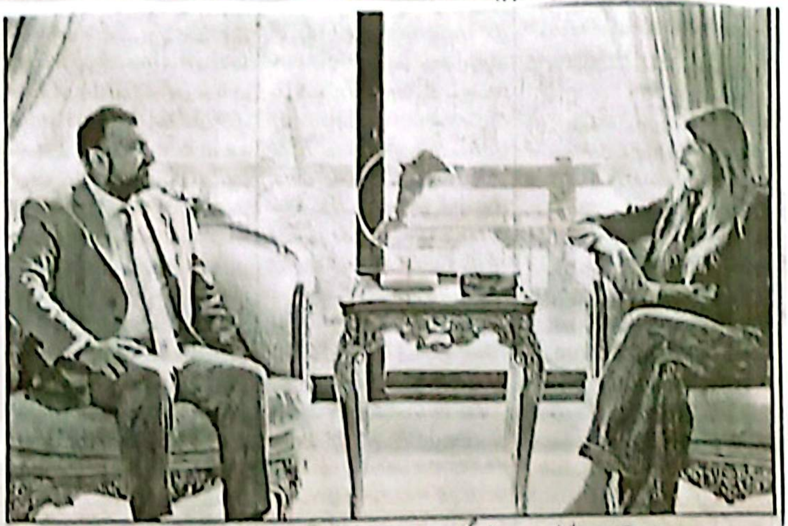

اسلام آباد: وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی سے پاکستان میں برطانیہ کی ہائی کمشنر جین میریٹ ملاقات کر رہی ہیں

CLIPPING SERVICE

DIREC
GENERAL
RELATIONS

نظامت اعلیٰ
حکومت

Bullet No. 1

Page No. 9

DAILY ZAMANA

روزنامہ زمانہ کوئٹہ

بانی: سید فصیح اقبال

چیف ایڈیٹر: محمد حمید

جلد 81 | منگل 21 جولائی 2026ء، 6 صفر المظفر 1448ھ | صفحات 6 | قیمت 20 روپے | شمارہ 198

وزیراعلیٰ بلوچستان

سرمایہ کاروں کے لئے سازگار ماحول فراہم کرنا چاہتے ہیں

سرفراز بگٹی سے پاکستان میں برطانیہ کی ہائی کمشنر مس جین میریٹ کی ملاقات، باہمی دلچسپی کے امور پر تبادلہ خیال

پاکستان ہمیشہ قائم رہنے کیلئے بنا ہے، قومی اتحاد، یکجہتی، باہمی اعتماد اور نوجوانوں کی مثبت سوچ ہی مضبوط اور پرامن ملک کی ضمانت ہے

اسلام آباد، کوئٹہ، راولپنڈی (یو این اے، این این آئی) وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی سے پاکستان میں برطانیہ کی ہائی کمشنر مس جین میریٹ نے ملاقات کی، جس میں بلوچستان اور برطانیہ کے درمیان باہمی دلچسپی کے امور، ترقیاتی تعاون، دوطرفہ روابط کے فروغ اور مختلف شعبوں میں شراکت داری کے امکانات پر تفصیلی تبادلہ خیال کیا گیا۔ ملاقات میں تعلیم، صحت، گورننس، انسانی وسائل کی ترقی، سرمایہ کاری، عوامی خدمات کی بہتری اور پائیدار ترقی کے منصوبوں میں تعاون کے امکانات کا جائزہ لیا گیا۔ دونوں فریقوں نے اس بات پر اتفاق کیا کہ بلوچستان کے عوام کی فلاح و بہبود، ترقی کے عمل کو تیز کرنے اور نوجوانوں کے لیے روزگار کے نئے مواقع پیدا کرنے کے لیے بین الاقوامی شراکت داری کو مزید مؤثر بنایا جا سکتا ہے۔ وزیراعلیٰ میر سرفراز بگٹی نے برطانوی ہائی کمشنر کو صوبے میں جاری اصلاحات، گورننس کی بہتری اور عوامی فلاح کے لیے حکومت کے اقدامات سے آگاہ کرتے ہوئے کہا کہ بلوچستان بے پناہ قدرتی وسائل، نوجوان افرادی قوت اور معاشی امکانات کا حامل صوبہ ہے، تاہم پائیدار ترقی کے لیے تعلیم، صحت، جدید طرز حکمرانی اور سرمایہ کاری کے شعبوں میں مربوط اقدامات ناگزیر ہیں۔ انہوں نے کہا کہ حکومت عوام کو بہتر سہولیات کی فراہمی، اداروں کی کارکردگی میں بہتری، شفافیت، تعلیم و صحت کے شعبوں میں اصلاحات، نوجوانوں کو بااختیار بنانے اور پسماندہ علاقوں کو قومی ترقی کے دھارے میں شامل کرنے کے لیے عملی اقدامات کر رہی ہے۔

اسلام آباد، وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی سے پاکستان میں برطانیہ کی ہائی کمشنر مس جین میریٹ ملاقات کر رہی ہیں

CamScanner

CLIPPING SERVICE

DIREC
GENERAL
RELATIONS

نظامت اعلیٰ
حکومت

Bullet No 1

Page No. 15

روزنامہ میزان کوئٹہ

بانی: مولانا عبدالکریم
بیاد: جمیل الرحمٰن
بیاد: برکت علی

چیف ایڈیٹر: محمد زبیر خان

جلد 77 | منگل 21 جولائی 2026ء، 06 صفر المظفر 1448ھ | قیمت 20 روپے | شمارہ 314

پاکستان ہمیشہ قائم رہنے کیلئے بنا ہے، وزیر اعلیٰ بلوچستان

فتنۃ الہندوستان اور ان کی پراکسیز کو را کی پشت پناہی حاصل ہے، افغانستان نے متعدد تنبیہات اور دوحہ معاہدے کے باوجود دہشت گرد عناصر کے خلاف مؤثر کارروائی نہیں کی، قومی اتحاد، یکجہتی، باہمی اعتماد اور نوجوانوں کی مثبت سوچ ہی مضبوط اور پرامن ملک کی ضمانت ہے

آئی ایس پی آر کے زیر اہتمام پاکستان بھر کے طلباء و طالبات کیلئے سمر کیمپ میں وزیر اعلیٰ کا بلوچستان کی موجودہ صورتحال، دہشت گردی کے چیلنجز اور نوجوانوں کے کردار و ذمہ داریوں پر اظہار خیال، کیمپ میں 18 سے زائد سیٹیلمنٹس سے 4 ہزار سے زائد طلبہ شریک ہوئے

راولپنڈی (آئی این پی) پاک فوج کے شعبہ | تعلقات عامہ (آئی ایس پی آر) کے زیر اہتمام پاکستان بھر کے | طلباء و طالبات کیلئے سمر کیمپ 2026 کا انعقاد کیا گیا۔ وزیر اعلیٰ | بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے آئی ایس (بقیہ 2 صفحہ 2 پر)

پی آر سمر کیمپ 2026 کے شرکا کیساتھ خصوصی نشست کی، سمر کیمپ 2026 میں پاکستان بھر کے 18 سے زائد سیٹیلمنٹس سے 4 ہزار سے زائد طلبہ شریک ہوئے۔ اس موقع پر وزیر اعلیٰ سرفراز بگٹی نے بلوچستان کی موجودہ صورتحال، دہشت گردی کے چیلنجز اور نوجوانوں کے کردار و ذمہ داریوں پر اظہار خیال کیا۔ فتنۃ الہندوستان اور ان کی پراکسی کے حوالے سے گفتگو کرتے ہوئے وزیر اعلیٰ بلوچستان نے کہا کہ ان تنظیموں کو بھارتی خفیہ ایجنسی را کی پشت پناہی حاصل ہے، افغانستان نے متعدد تنبیہات اور دوحہ معاہدے کے باوجود دہشت گرد عناصر کے خلاف مؤثر کارروائی نہیں کی۔ ان کا کہنا تھا کہ پاکستان ہمیشہ قائم رہنے کیلئے بنا ہے جبکہ قومی اتحاد، یکجہتی، باہمی اعتماد اور نوجوانوں کی مثبت سوچ ہی مضبوط اور پرامن ملک کی ضمانت ہے۔ خصوصی نشست کے دوران طلبا نے وزیر اعلیٰ بلوچستان سے دہشت گردی، سرمایہ کاری، سمگلنگ، سوشل میڈیا اور دیگر امور پر سوالات کیے، طلبہ نے خصوصی نشست پر کہا کہ ہمیں بلوچستان سے متعلق مختلف سوالات کے حقائق پر مبنی مدلل جوابات ملے۔ آئی ایس پی آر سمر کیمپ کے شرکا نے ایسے مکالموں کو قومی ہم آہنگی کے فروغ کیلئے ضروری قرار دیا، سمر کیمپ نوجوانوں میں قومی شعور، مثبت اقدار اور صلاحیتوں کو نکھارنے کیلئے ایک اہم ترین پیشرفت ہے۔

بلوچستان میں امن اور عوام کو بہتر سہولتوں کی فراہمی اولین ترجیح ہے، سرفراز بگٹی

بلوچستان معدنی وسائل، جغرافیائی اہمیت اور سرمایہ کاری کے وسیع مواقع سے مالا مال صوبہ ہے، جہاں ترقی اور خوشحالی کے نئے امکانات پیدا کیے جا رہے ہیں

صوبائی حکومت شفافیت، بہتر گورننس اور ترقیاتی عمل کو مزید مؤثر بنانے کے لیے جامع اصلاحات پر عمل پیرا ہے، پاکستان میں برطانیہ کی ہائی کمشنر محترمہ جین میریٹ سے ملاقات

اسلام آباد (خ ن) وزیر اعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی سے پاکستان میں برطانیہ کی ہائی کمشنر محترمہ جین میریٹ نے ملاقات کی، جس میں باہمی دلچسپی کے امور، بلوچستان میں ترقیاتی تعاون اور دوطرفہ روابط کے فروغ پر تفصیلی تبادلہ خیال کیا گیا ملاقات کے دوران تعلیم، صحت، گورننس، ادارہ جاتی استعداد کار اور سرمایہ کاری سمیت مختلف شعبوں میں تعاون کے امکانات کا جائزہ لیا گیا۔ اس موقع پر وزیر اعلیٰ بلوچستان نے برطانوی (بقیہ 3 صفحہ 2 پر)

ہائی کمشنر کو صوبے میں جاری انتظامی اصلاحات، عوامی فلاح و بہبود کے منصوبوں اور حکومت کی ترقیاتی ترجیحات سے بھی آگاہ کیا وزیر اعلیٰ میر سرفراز بگٹی نے کہا کہ بلوچستان میں امن کا قیام، پائیدار ترقی، مؤثر طرز حکمرانی اور عوام کو بہتر سہولیات کی فراہمی حکومت کی اولین ترجیحات میں شامل ہیں۔ انہوں نے کہا کہ صوبائی حکومت شفافیت، بہتر گورننس اور ترقیاتی عمل کو مزید مؤثر بنانے کے لیے جامع اصلاحات پر عمل پیرا ہے۔ انہوں نے کہا کہ بلوچستان معدنی وسائل، جغرافیائی اہمیت اور سرمایہ کاری کے وسیع مواقع سے مالا مال صوبہ ہے، جہاں بین الاقوامی شراکت داروں کے تعاون سے ترقی اور خوشحالی کے نئے امکانات پیدا کیے جا رہے ہیں۔ وزیر اعلیٰ نے اس امید کا اظہار کیا کہ برطانیہ اور بلوچستان کے درمیان مختلف شعبوں میں تعاون مزید مضبوط ہوگا، جس سے عوامی فلاح اور پائیدار ترقی کے اہداف کے حصول میں مدد ملے گی برطانوی ہائی کمشنر محترمہ جین میریٹ نے بلوچستان میں جاری ترقیاتی اقدامات، اصلاحاتی پروگراموں اور عوامی خدمت کے لیے حکومت کی کوششوں کو سراہتے ہوئے مختلف شعبوں میں تعاون کو مزید وسعت دینے میں دلچسپی کا اظہار کیا۔

اسلام آباد: وزیر اعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی سے پاکستان میں برطانیہ کی ہائی کمشنر مس جین میریٹ ملاقات کر رہی ہیں

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ حکومت بلوچستان

Bullet No. 1

Page No. 11

Daily Qudrat Quetta

قدرت کوئٹہ

صفحات 8 قیمت 15 روپے — چیف ایڈیٹر نعمت اللہ

جلد 22 — منگل 21 جولائی 2026، 06 صفر المظفر 1447ھ — شمارہ 103

عمران خان کی غلط پالیسی کے تحت بلوچستان میں گرفتار دہشت گردوں کو عام معافی دی گئی

سرفراز بگٹی

زیادہ تر شاہراہیں معمول کے مطابق فعال ہیں، صرف چند علاقوں میں سیکیورٹی چیلنجز موجود ہیں، وزیر اعلیٰ بلوچستان کی گفتگو

دہشت گردوں کے خلاف آپریشن "شعبان" بھرپور انداز میں جاری ہے، جس کے دوران اب تک 91 دہشت گرد ہلاک کیے جا چکے ہیں

کوئٹہ (یو این اے) وزیر اعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے کہا ہے کہ عمران خان کی پالیسی کے تحت بلوچستان میں گرفتار دہشت گردوں کو عام معافی دی گئی آج بھی بلوچستان بھگت رہا ہے بلوچستان میں ہر صورت امن قائم کریں گے ایک سال کے دوران بلوچستان میں مجموعی طور پر ایک ہزار دہشت گرد مارے گئے ہیں زیادہ تر شاہراہیں معمول کے مطابق فعال ہیں، صرف چند علاقوں میں سکیورٹی چیلنجز موجود ہیں دھرنا کمیٹی کی جانب سے لیویز فورس کی بحالی کا مطالبہ کیا گیا تھا، تاہم حکومت نے یہ مطالبہ قبول نہیں کیا زیارت سانحے کی تحقیقات کے لیے جوڈیشل کمیشن بقیہ 3 صفحہ 6 پر

تمام آل پارٹیز کانفرنس بھی طلب کریں گے بلوچستان کے حالات نہ مکمل طور پر معمول پر ہیں، نہ اتنے خراب جتنا تاثر دیا جا رہا ہے ان خیالات کا اظہار انہوں نے بی بی سی سے خصوصی گفتگو کرتے ہوئے کہا ہے کہ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ دہشت گردوں کے خلاف آپریشن "شعبان" بھرپور انداز میں جاری ہے، جس کے دوران اب تک 91 دہشت گرد ہلاک کیے جا چکے ہیں، جبکہ گزشتہ ایک سال کے دوران بلوچستان میں مجموعی طور پر ایک ہزار دہشت گرد مارے گئے ہیں سکیورٹی فورسز دہشت گردی کے مکمل خاتمے تک اپنی کارروائیاں جاری رکھیں گی زیارت سانحے کی شفاف اور غیر جانبدارانہ تحقیقات کے لیے جوڈیشل کمیشن قائم کر دیا گیا ہے تاکہ واقعے کے تمام حقائق سامنے لائے جا سکیں اور ذمہ داروں کا تعین کیا جا سکے اگر وہ یہ دعویٰ کریں کہ بلوچستان میں کرپشن مکمل طور پر ختم ہو چکی ہے تو یہ درست نہیں ہوگا، تاہم صوبائی حکومت کرپشن کے خاتمے اور نظام میں شفافیت لانے کے لیے سنجیدہ اقدامات کر رہی ہے۔

اسلام آباد: وزیر اعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی سے پاکستان میں برطانیہ کی ہائی کمشنر مس جین میریٹ ملاقات کر رہی ہیں

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Bullet No. ۱

Page No. 12

Daily BALOCHISTAN NEWS QUETTA

روزنامہ بلوچستان نیوز کوئٹہ

چیف ایڈیٹر محمد انور ناصر

جلد 29 | Ph :2839851 | FaX:2839867 | قیمت 16 روپے | MEMBER OF APNS | شمارہ 146

منگل 21 جولائی 2026ء | 6 صفر | 1448ھ | رجسٹرڈ ایل سی بی-10

بلوچستان معدنی وسائل، جغرافیائی اہمیت اور سرمایہ کاری کے وسیع مواقع رکھتا ہے

امن کا قیام، پائیدار ترقی، موثر طرز حکمرانی اور عوام کو بہتر سہولیات کی فراہمی حکومت کی اولین ترجیحات میں شامل ہیں

برطانوی ہائی کمشنر نے بلوچستان میں جاری ترقیاتی اقدامات، اصلاحاتی پروگراموں اور عوامی خدمت کے لیے حکومت کی کوششوں کو سراہا

اسلام آباد (ب ن) وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی سے پاکستان میں برطانیہ کی ہائی کمشنر محترمہ جین میریٹ نے ملاقات کی، جس میں باہمی دلچسپی کے امور، بلوچستان میں ترقیاتی تعاون اور دوطرفہ روابط کے فروغ پر تفصیلی تبادلہ خیال کیا گیا ملاقات کے دوران تعلیم، صحت، گورننس، ادارہ جاتی استعداد کار اور سرمایہ کاری سمیت مختلف شعبوں میں تعاون کے امکانات کا جائزہ لیا گیا۔ اس موقع پر وزیراعلیٰ بلوچستان نے برطانوی ہائی کمشنر کو صوبے میں جاری انتظامی اصلاحات، عوامی فلاح و بہبود کے منصوبوں اور حکومت کی ترقیاتی ترجیحات سے بھی آگاہ کیا وزیراعلیٰ میر سرفراز بگٹی نے کہا کہ بلوچستان میں امن کا قیام، پائیدار ترقی، موثر طرز حکمرانی اور عوام کو بہتر سہولیات کی فراہمی حکومت کی اولین ترجیحات میں شامل ہیں۔ انہوں نے کہا کہ صوبائی حکومت شفافیت، بہتر گورننس اور ترقیاتی عمل کو مزید موثر بنانے کے لیے جامع اصلاحات پر عمل پیرا ہے انہوں نے کہا کہ بلوچستان معدنی وسائل، جغرافیائی اہمیت اور سرمایہ کاری کے وسیع مواقع سے مالا مال صوبہ ہے، جہاں بین الاقوامی شراکت داروں کے تعاون سے ترقی اور خوشحالی کے نئے امکانات پیدا کیے جا رہے ہیں۔ وزیراعلیٰ نے اس امید کا اظہار کیا کہ برطانیہ اور بلوچستان کے درمیان مختلف شعبوں میں تعاون مزید مضبوط ہوگا، جس سے عوامی فلاح اور پائیدار ترقی کے اہداف کے حصول میں مدد ملے گی برطانوی ہائی کمشنر محترمہ جین میریٹ نے بلوچستان میں جاری ترقیاتی اقدامات، اصلاحاتی پروگراموں اور عوامی خدمت کے لیے حکومت کی کوششوں کو سراہتے ہوئے مختلف شعبوں میں تعاون کو مزید وسعت دینے میں دلچسپی کا اظہار کیا

اسلام آباد، وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی سے برطانوی ہائی کمشنر ملاقات کر رہی ہیں

alochistan Times

EDIA
ROUP

balochistantimes.pk @balochistantimes.pk BTimes_pk

No. B.C.6 VOL XLV No. 1522 QUETTA Tuesday July 21, 2026 / Safar 06, 1448 Rs: 30

British HC, CM Bugti review matters of mutual interest

Staff Report

ISLAMABAD: British High Commissioner to Pakistan Jane Marriott called on Chief Minister Balochistan Mir Sarfaraz Bugti, during which matters of mutual interest, development cooperation in Balochistan and promotion of bilateral relations were discussed in detail. The meeting reviewed the possibilities of cooperation in various sectors including education, health, governance, institutional capacity building and investment.

On this occasion, the Chief Minister Balochistan also apprised the British High Commissioner about the ongoing administrative reforms in the province, public welfare projects and the development priorities of the government. Chief Minister Mir Sarfaraz Bugti said that establishing peace in Balochistan, sustainable development, effective governance and provision of better facilities to the people are among the top priorities of the government. He said that the provincial government is implementing comprehensive reforms to make the development process more effective, transparent, good governance and transparency.

"Balochistan is a province rich in mineral resources, geographical importance and vast investment opportunities, where new possibilities of development and prosperity are being created with the cooperation of international partners," the Chief Minister stated. He expressed the hope that cooperation between the United Kingdom and Balochistan in various sectors would be further strengthened, which would help in achieving public welfare and sustainable development goals.

British High Commissioner Ms. Jane Marriott appreciated the ongoing development initiatives, reform programmes and efforts of the government for public service in Balochistan and expressed interest in further expanding cooperation in various sectors.

Balochistan Chief Minister Mir Sarfaraz Bugti briefed about the British High Commissioner current administrative and political situation in the province and the government's steps in the context of recent incidents of terrorism.

The Chief Minister further said that an all-party conference will be held soon to establish lasting peace and promote political harmony in Balochistan, in which political parties present in the parliament as well as political parties outside the parliament will be invited to participate so that a joint action plan can be formulated regarding terrorism and peace and stability.

CamScanner

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily: JANG QUETTA

Bullet No. 1

Dated: 21 JUL 2026

Page No. 14

ڈاکٹر ربابہ خان بلیدی کا محمد خان لہڑی سے ٹیلی فونک رابطہ

[illegible]

عوام کو یکساں طبی سہولتوں کی فراہمی حکومت کی اولین ترجیح ہے، بخت کاکڑ

محکمہ صحت میں جاری اصلاحات کا مقصد شہری و دیہی علاقوں کے درمیان فرق کم کرنا ہے، صوبائی وزیر صحت

[illegible]

MASHRIQ QUETTA

منشیات کے خاتمے کیلئے بھرپور اقدامات اٹھائے جا رہے ہیں، محمد خان لہڑی

[illegible]

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily: JANG QUETTA

Bullet No. 2

Dated: 21 JUL 2026 Page No. 15

گوادر پورٹ پر سرگرمیوں میں اضافہ اہم پیشرفت ہے، بلال کاکڑ

پورٹ پر بین الاقوامی تجارتی سرگرمیوں کا تسلسل عالمی اداروں کے اعتماد کا مظہر ہے، بیان

کوئٹہ (خ ن) بلوچستان سرمایہ کاری بورڈ کے وائس چیئرمین بلال خان کاکڑ نے گوادر پورٹ پر کارگو اور فرانس شپمنٹ بحری جہازوں کی آمد اور تجارتی سرگرمیوں کے جاری رہنے کو بلوچستان اور پاکستان کی معیشت کے لیے مثبت پیش رفت قرار دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ موجودہ علاقائی بحری صورتحال کے باوجود گوادر پورٹ پر بین الاقوامی تجارتی سرگرمیوں کا تسلسل عالمی اداروں کے اعتماد کا مظہر ہے۔ وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی کے وژن کے مطابق صوبے کو سرمایہ کاری، تجارت، صنعت اور لاجسٹکس کا مرکز بنانے کے لیے اقدامات جاری ہیں، جس میں گوادر پورٹ اہم کردار ادا کر رہی ہے۔ بلال خان کاکڑ نے کہا کہ گوادر پورٹ پر ٹرانس شپمنٹ سرگرمیوں میں اضافہ بلوچستان میں سرمایہ کاری، روزگار، تجارت اور برآمدی مواقع کے فروغ کا باعث بنے گا۔ انہوں نے کہا کہ گوادر پورٹ چین پاکستان اقتصادی راہداری (سی پیک) اور علاقائی تجارتی روابط کے حوالے سے پاکستان کی معاشی ترقی کا اہم ستون بن رہی ہے۔

بلوچستان میں مون سون بارشوں کا الرٹ جاری

کوئٹہ (اسٹاف رپورٹر) پی ڈی ایم اے نے آج سے 24 جولائی تک بلوچستان میں مون سون بارشوں کا الرٹ جاری کر دیا۔ ژوب، شیرانی، لورالائی، دکی، ہرنائی، سبی، بارکھان، موسیٰ خیل، خضدار، نصیر آباد، جعفر آباد اور جھل مگسی میں بارش کا امکان، پی ڈی ایم اے کوئٹہ: ندی نالوں میں طغیانی، پہاڑی علاقوں میں فلیش فلڈ اور نشیبی علاقوں میں اربن فلڈنگ کا خدشہ ہے۔ دریائے ناڑی بولان، دریائے لہڑی میں پانی کی سطح بلند ہونے کا امکان ہے عوام بارش کے دوران غیر ضروری سفر، برساتی ندی نالوں اور کمزور پلوں سے گزرنے سے گریز کریں، ضلعی انتظامیہ، ریسکیو اداروں اور متعلقہ محکموں کو ہائی الرٹ رہنے کی ہدایت جاری کر دی، کسی بھی ہنگامی صورتحال میں شہری پی ڈی ایم اے ہیلپ لائن 1129 یا کنٹرول روم سے رابطہ کریں۔

دکی: اے سی کی زیرِ صدارت ڈسٹرکٹ ایجوکیشن گروپ کا اجلاس

فیلڈ وزٹس کی رپورٹس، اسکولوں کی کارکردگی اور مختلف امور پر تفصیلی غور و خوض

دکی (خ ن) ضلع دکی میں تعلیمی نظام کو مزید مؤثر اور فعال بنانے کے سلسلے میں اسسٹنٹ کمشنر دکی محمد اکرم حریفال کی زیر صدارت ڈسٹرکٹ ایجوکیشن گروپ (DEG) کا اہم اجلاس منعقد ہوا اجلاس میں ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر سید امیر شاہ بخاری، محکمہ تعلیم کے متعلقہ افسران، مانیٹرنگ اسٹاف اور دیگر ذمہ دار حکام نے شرکت کی۔ اجلاس کے آغاز میں گزشتہ اجلاس کے فیصلوں پر عملدرآمد کا تفصیلی جائزہ لیا گیا۔ اس موقع پر اساتذہ کی حاضری، فیلڈ وزٹس کی رپورٹس، اسکولوں کی کارکردگی، ضلع کے تعلیمی منصوبے، جاری ترقیاتی اقدامات اور تعلیمی اہداف پر پیش رفت سے متعلق مختلف امور پر تفصیلی غور و خوض کیا گیا۔ اجلاس میں ضلع بھر کے سرکاری تعلیمی اداروں میں تدریسی سرگرمیوں کے فروغ، طلبہ کی حاضری میں اضافہ، بنیادی سہولیات کی فراہمی، اساتذہ کی پیشہ ورانہ ذمہ داریوں، امتحانی نتائج میں بہتری اور مانیٹرنگ کے نظام کو مزید مؤثر بنانے کے حوالے سے متعدد تجاویز اور سفارشات پیش کی گئیں۔ شرکاء نے اس بات پر زور دیا کہ تعلیمی معیار کی بہتری کے لیے تمام متعلقہ ادارے باہمی تعاون اور مربوط حکمت عملی کے تحت اپنی ذمہ داریاں ادا کریں۔

MASHRIQ QUETTA

انٹرمیڈیٹ امتحانات کے نتائج کا اعلان، اسلامیہ گرلز کالج نے میدان مار لیا

اسلامیہ گرلز کالج کی طالبہ عائشہ خان نے 1067 نمبر لیکر پہلی اور بی آر سی لورالائی کے طالب علم رسد خان 1064 کیساتھ دوسری پوزیشن پر

اسلامیہ گرلز کالج کی ہی طالبہ سعدیہ نے 1061 نمبر لیکر تیسری پوزیشن حاصل کر لی، پوزیشن ہولڈرز کو مبارکباد پیش کرتے ہیں، چیئرمین بورڈ

کوئٹہ (سٹی رپورٹر) بلوچستان بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن کوئٹہ کی جانب سے انٹرمیڈیٹ سالانہ امتحان 2026 کے نتائج کا اعلان سوموار 20 جولائی 2026 کو کیا گیا امتحان میں کل 99946 طلبہ شریک ہوئے جن میں سے 88944 کامیاب قرار پائے کامیابی کا تناسب 89 فیصد رہا گیارہویں جماعت میں 46356 طلبہ شریک ہوئے جن میں سے 39902 کامیاب قرار پائے۔ کامیابی کا تناسب 86.1% رہا بارہویں جماعت میں 53590 طلبہ شریک ہوئے جن میں سے 49042 کامیاب قرار پائے کامیابی کا ....

بقیہ 37 صفحہ نمبر 7 پر

تناسب 91.5% رہا۔ امتحان میں ممنوعہ ذرائع استعمال کرنے پر 542 طلبہ کے نتائج روک دیے گئے ہیں۔ امتحان منعقد کرنے کیلئے 257 امتحانی مراکز میں نگران عملے کے طور پر 854 اساتذہ کی خدمات حاصل کی گئی جبکہ 151 افسران نے مانیٹرنگ کے فرائض سرانجام دیئے۔ رزلٹ میں پوزیشن لینے والے طلبہ کی تفصیل درج ذیل ہے۔ اسلامیہ گرلز کالج کوئٹہ کی طالبہ عائشہ خان ولد غضنفر علی رول نمبر 580369 نے 1067 نمبر لیکر پہلی پوزیشن حاصل کی۔ بی آر سی لورالائی کے طالب علم رسد خان ولد نعمت اللہ رول نمبر 250202 نے 1064 نمبر لے کر دوسری پوزیشن حاصل کی۔ جبکہ اسلامیہ گرلز کالج کوئٹہ کی طالبہ سعدیہ ولد طاہر کامران رول نمبر 580370 نے 1061 نمبر لیکر تیسری پوزیشن حاصل کی چیئرمین بورڈ محمد اسحاق، کنٹرولر بورڈ ڈاکٹر ضیاء الحق کاکڑ اور سیکرٹری بورڈ ضیاء الرحمان مینگل نے کامیاب ہونے والے طلباء کو بالعموم اور پوزیشن لینے والوں کو بالخصوص مبارکباد دی اور نیک تمناؤں کا اظہار کیا ہے انہوں نے کہا کہ ان نوجوانوں سے قوم کی بڑی توقعات وابستہ ہیں امید ہے کہ یہ طلباء و طالبات مزید محنت کر کے ملک و قوم اور خاص طور پر صوبے کا نام روشن کریں گے کنٹرولر بورڈ نے امتحان کے انعقاد اور رزلٹ کی ریکارڈ مدت میں تیاری میں بھرپور معاونت پر بلوچستان کے قابل قدر اساتذہ کرام، بورڈ عملہ بالخصوص آئی ٹی سیکشن، ریسرچ سیکشن، شعبہ امتحانات، رزلٹ برانچ اور بورڈ کی خصوصی معائنہ ٹیموں کا شکریہ ادا کیا۔ طلباء کی سہولت کے پیش نظر مندرجہ ذیل فیصلے بھی کیے گئے ہیں ری کاؤنٹنگ کے لئے درخواست جمع کروانے کا طریقہ کار مکمل طور پر آن لائن کر دیا گیا ہے۔ طلباء اصل DMC کے اجراء کا انتظار کیے بغیر 05 اگست 2026 یعنی اعلان نتائج کے 15 دن کے اندر تک درخواست جمع کروا سکتے ہیں۔

CamScanner

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily: INTEKHAB QUETTA

Bullet No. 2

Dated: 21 JUL 2026

Page No. 16

بلوچستان کو پانی کی فراہمی، اعلیٰ سطحی وفد سندھ پہنچ گیا

منصفانہ تقسیم یقینی بنائیں گے، جام خان شورو

وفد میں سلیم کھوسو، صادق عمرانی، فیصل جمالی، محمد خان لہڑی اور سیکرٹری آبپاشی شامل، پٹ فیڈر کینال کے ذریعے پانی کی فراہمی و دیگر امور پر تبادلہ خیال

آبی معاہدے کے مطابق بلوچستان کو پٹ فیڈر کینال کے ذریعے پانی کی فراہمی ہر صورت یقینی بنائی جائے، وزیر آبپاشی سندھ کی افسران کو ہدایت

کراچی (این این آئی) بلوچستان میں پانی کی قلت کے معاملے پر بلوچستان کا چار رکنی اعلیٰ سطح کا وفد سندھ پہنچ گیا۔ وفد نے وزیر آبپاشی سندھ جام خان شورو سے اہم ملاقات کی۔ ملاقات میں سیکرٹری آبپاشی سندھ ظریف کھیڑو اور رکن سندھ اسمبلی میر نادر مگسی بھی شریک تھے۔ بلوچستانی وفد میں صوبائی وزراء سلیم کھوسو، میر صادق عمرانی، فیصل جمالی، محمد خان لہڑی اور سیکرٹری آبپاشی بلوچستان شامل تھے۔ ترجمان کے مطابق اجلاس میں چیف انجینئر

بقیہ نمبر 75 صفحہ 5 پر

[illegible] بیراج، سکھر اور گڈو بیراج کے چیف انجینئرز سمیت دیگر متعلقہ افسران نے آن لائن شرکت کی۔ ملاقات کے دوران بلوچستان کو درپیش پانی کی قلت اور پٹ فیڈر کینال کے ذریعے پانی کی فراہمی سے متعلق امور پر تفصیلی تبادلہ خیال کیا گیا۔ وزیر آبپاشی سندھ جام خان شورو نے محکمہ آبپاشی کے افسران کو ہدایت کی کہ آبی معاہدے کے مطابق بلوچستان کو پٹ فیڈر کینال کے ذریعے پانی کی فراہمی ہر صورت یقینی بنائی جائے۔ انہوں نے بلوچستانی وفد کو یقین دہانی کرائی کہ سندھ حکومت آبی معاہدے کے تحت بلوچستان کو پانی کی فراہمی کے لئے ہر ممکن تعاون جاری رکھے گی۔ جام خان شورو نے مزید ہدایت کی کہ سندھ بھر میں تمام قسم کے غیر قانونی واٹر کورسز کے خلاف بلاامتیاز سخت کارروائی عمل میں لائی جائے تاکہ پانی کی منصفانہ تقسیم کو یقینی بنایا جاسکے۔

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ حکومت بلوچستان

Daily: JANG QUETTA

Bullet No. 3

Dated: 21 JUL 2026

Page No. 17

طاقت کے ذریعے حالات پر قابو پانے کا تجربہ ناکام ہو چکا، لیاقت بلوچ

جماعت اسلامی کا بلوچستان پر قومی کانفرنس بلانے کا اعلان

کانفرنس ستمبر میں ہوگی، عوام کا اعتماد بحال کرنے کے لیے سیاسی مکالمہ، بہتر طرز حکمرانی اور تمام فریقوں کو اعتماد میں لینا ضروری ہے، پریس کانفرنس

کوئٹہ (اسٹاف رپورٹر) جماعت اسلامی پاکستان کے مرکزی نائب امیر لیاقت بلوچ نے اعلان کیا ہے کہ بلوچستان کے مسائل کے حل کے لیے ستمبر میں قومی کانفرنس منعقد کی جائے گی، جس میں سیاسی جماعتوں، پارلیمانی رہنماؤں اور دیگر متعلقہ اسٹیک ہولڈرز کو شرکت کی دعوت دی جائے گی۔ اس سلسلے میں رابطوں کے لیے ایک کمیٹی بھی تشکیل دے دی گئی ہے۔ کوئٹہ پریس کلب میں پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ بلوچستان میں طاقت کے ذریعے حالات پر قابو پانے کا تجربہ ناکام ہو چکا ہے، عوام کا اعتماد بحال کرنے کے لیے سیاسی مکالمہ، بہتر طرز حکمرانی اور تمام فریقوں کو اعتماد میں لینا ضروری ہے۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم اور ایپکس کمیٹی کو بلوچستان کے مسائل کے حل کے لیے مشترکہ کردار ادا کرنا چاہیے تھا، تاہم اس حوالے سے سنجیدہ پیش رفت نہیں ہوئی۔ لیاقت بلوچ نے کہا کہ جماعت اسلامی امن کے قیام اور مسائل کے سیاسی حل پر یقین رکھتی ہے۔ انہوں نے لاپتہ افراد کی بازیابی، دہشت گردی کے خاتمے اور عوام کے ساتھ بہتر رویے کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے کہا کہ بلوچستان کے عوام کو تنہا نہیں چھوڑا جائے گا۔ انہوں نے بنوں، لکی مروت اور کرم میں پیش آنے والے واقعات کی مذمت کرتے ہوئے افغانستان کے ساتھ بہتر تعلقات، ایران کے ساتھ سرحدی تجارت میں مقامی لوگوں کے حقوق کے تحفظ اور پاک ایران گیس پائپ لائن منصوبے پر عملدرآمد کا مطالبہ بھی کیا۔ ان کا کہنا تھا کہ ملک کو معاشی، سیاسی اور اقتصادی بحران کا سامنا ہے، جبکہ جماعت اسلامی نوجوانوں اور خواتین کی صلاحیتوں کو نکھارنے کے لیے "بنو قابل" پروگرام جاری رکھے ہوئے ہے۔

دھرنا کمیٹی کے ساتھ معاہدے پر فوری عملدرآمد کیا جائے، جمعیت نظریاتی

افغان عسکریت پسندوں کی سرگرمیوں سے دہشت گردی اور جرائم میں اضافہ ہو رہا ہے، مولانا لونی

کوئٹہ (اسٹاف رپورٹر) جمعیت علماء اسلام نظریاتی پاکستان کے قائم مقام امیر مولانا عبدالقادر لونی، مرکزی جنرل سیکرٹری مفتی شفیع الدین اور دیگر رہنماؤں نے صوبائی حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ دھرنا کمیٹی کے ساتھ ہونے والے تحریری معاہدے پر عملدرآمد کیا جائے اور بلوچستان کے حساس مسائل کے حل کے لیے تمام سیاسی جماعتوں کے ساتھ مل کر لائحہ عمل طے کیا جائے۔ کہا کہ بلوچستان میں امن کے قیام کے لیے عدل و انصاف کے اصولوں کو یقینی بنانا ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ افغان عسکریت پسندوں کی سرگرمیوں سے دہشت گردی اور جرائم میں اضافہ ہو رہا ہے، جبکہ عوام کو بارڈر سے متعلق معاشی مسائل اور وسائل پر حقوق کے تحفظات کا سامنا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جبری گمشدگیوں کے مسئلے کو آئین و قانون کے دائرے میں حل کیا جائے اور صوبے کے وسائل پر مقامی آبادی کو حق دیا جائے۔

عوامی حقوق، امن و استحکام کی جدوجہد جاری رہے گی، مولانا واسع

قلعہ سیف اللہ کی مجلس عمومی کا اجلاس، عوامی رابطہ مہم کو مزید مؤثر بنانے سمیت اہم فیصلے

کوئٹہ (این این آئی) جمعیت علماء اسلام ضلع قلعہ سیف اللہ کی مجلس عمومی کا اجلاس صوبائی امیر سینیٹر مولانا عبدالواسع کی زیر صدارت قلعہ سیف اللہ میں منعقد ہوا، جس میں صوبائی نائب امیر مولانا کمال الدین، صوبائی جنرل سیکرٹری حاجی محمد نواز کاکڑ سمیت ضلعی و تحصیل عہدیداران اور کارکنوں نے شرکت کی۔ اجلاس میں بلوچستان کی امن و امان کی صورتحال، عوامی مسائل اور جماعتی امور پر تفصیلی تبادلہ خیال کیا گیا۔ شرکاء نے عوامی رابطہ مہم کو مزید مؤثر بنانے، تنظیمی ڈھانچے کو مضبوط کرنے اور کارکنوں کی تربیت کے لیے حکمت عملی مرتب کرنے پر اتفاق کیا۔ مولانا عبدالواسع نے قائد جمعیت مولانا فضل الرحمٰن کی ہدایات اور جماعتی پالیسی سے شرکاء کو آگاہ کرتے ہوئے پیغام کو گلی گلی تک پہنچانے کی ہدایت کی۔ اجلاس میں صوبہ بھر میں متوقع ورکرز کنونشن کی تیاریوں کا بھی جائزہ لیا گیا اور کارکنوں کی بھرپور شرکت یقینی بنانے پر زور دیا گیا۔ اجلاس کے اختتام پر اس عزم کا اظہار کیا گیا کہ جمعیت علماء اسلام عوامی حقوق، امن و استحکام، آئین و جمہوریت کے تحفظ اور عوامی مسائل کے حل کے لیے اپنی جدوجہد جاری رکھے گی۔

کوئٹہ چمن شاہراہ پر بدامنی باعث تشویش، عوام کو تحفظ دیا جائے، پشتونخوا نیپ

منگچر کے قریب میتیں لے کر آنیوالوں سے لوٹ مار کرنیوالے عناصر کو گرفتار کیا جائے، بیان

کوئٹہ (اسٹاف رپورٹر) پشتونخوا نیشنل عوامی پارٹی نے کوئٹہ کراچی شاہراہ، خصوصاً مستونگ، منگچر اور خضدار کے علاقوں میں بدامنی، ڈکیتیوں اور جرائم کی بڑھتی ہوئی وارداتوں پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے حکومت اور متعلقہ اداروں سے فوری اقدامات کا مطالبہ کیا ہے۔ بیان میں پارٹی نے کہا کہ منگچر کے قریب پیش آنے والے واقعے میں مسلح ڈاکوؤں نے ایک ہی خاندان کے تین افراد کی ٹریفک حادثے میں ہلاکت کے بعد جنازے لے کر واپس آنے والے لواحقین کو روک کر نقدی، موبائل فون، شناختی کارڈ اور دیگر قیمتی سامان لوٹ لیا، جو انتہائی افسوسناک اور قابل مذمت ہے۔ بیان میں کہا گیا کہ جائے وقوعہ کے قریب سیکورٹی اہلکاروں کی موجودگی کے باوجود بروقت کارروائی نہ ہونا تشویشناک ہے، جس کی تحقیقات ضروری ہیں۔ پارٹی نے کہا کہ قومی شاہراہوں پر شہریوں کا تحفظ یقینی بنانا ریاست کی ذمہ داری ہے، مگر بدامنی، اغواء برائے تاوان اور ڈکیتیوں میں اضافہ عوام میں عدم تحفظ پیدا کر رہا ہے۔ پشتونخوا پارٹی نے مطالبہ کیا کہ منگچر واقعے کی شفاف تحقیقات کرائی جائیں، ملوث عناصر اور ان کے سہولت کاروں کو گرفتار کر کے سزا دی جائے، جبکہ قومی شاہراہوں پر امن و امان کی صورتحال بہتر بنانے کے لیے مؤثر اقدامات کیے جائیں۔

MASHRIQ QUETTA

صوبے کے عوام کو ان کا آئینی حق اور وسائل پر اختیار دیا جائے، مالک بلوچ

بلوچستان حکومت میں شامل بعض افراد حقیقی طور پر نہ تو پیپلز پارٹی کے جیالے ہیں اور نہ ہی مسلم لیگ کے دیرینہ کارکن

مختلف سیاسی جماعتوں سے وابستہ افراد کو وفاداریاں تبدیل کرا کے جیالا یا کارکن قرار دے کر اقتدار میں جگہ بنالی

اسلام آباد کو بلوچستان کے بارے میں اپنا مائنڈ سیٹ تبدیل کرنے کی ضرورت ہے، سابق وزیر اعلیٰ و صدر نیشنل پارٹی

کوئٹہ (یو این اے) سابق وزیر اعلیٰ بلوچستان اور نیشنل پارٹی کے سربراہ ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ نے کہا ہے کہ بلوچستان میں موجودہ حکومت میں شامل بعض افراد حقیقی طور پر نہ تو پیپلز پارٹی کے جیالے ہیں اور نہ ہی مسلم لیگ کے دیرینہ کارکن، بلکہ مختلف سیاسی جماعتوں سے آنے والے افراد نے نئی جماعتوں میں شمولیت اختیار کر کے خود کو جیالا یا مسلم لیگی قرار دے کر اقتدار میں جگہ بنائی ہے، جبکہ حقیقی اور نظریاتی

بقیہ 30 صفحہ نمبر 7 پر

کارکنوں کو پیچھے دھکیل دیا گیا ہے۔ اسلام آباد کو بلوچستان کے بارے میں اپنا مائنڈ سیٹ تبدیل کرنے کی ضرورت ہے، بلوچستان کے عوام کو ان کا آئینی حق ووٹ، حق حاکمیت اور اپنے وسائل پر اختیار دیا جائے، بصورت دیگر مسائل مزید پیچیدہ ہوتے جائیں گے ان خیالات کا اظہار انہوں نے نجی ٹی وی چینل کو خصوصی انٹرویو میں کیا سابق وزیر اعلیٰ بلوچستان ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ نے موجودہ سیاسی صورتحال، بلوچستان میں حکومت سازی، عوام کے حق رائے دہی، سیاسی جماعتوں کے کردار، امن و امان کی صورتحال، بارڈر کی بندش اور ملک میں بڑھتے ہوئے سیاسی مسائل پر تفصیلی اظہار خیال کیا ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ کا کہنا تھا کہ بلوچستان میں اس وقت جو لوگ پیپلز پارٹی یا مسلم لیگ ن کے نام پر حکومت کا حصہ بنے ہوئے ہیں،

بلوچ قوم کا مسئلہ سیاسی ہے، نواب اسلم رئیسانی

اضلاع کی انتظامی ساخت میں ردوبدل سے یہ مسئلہ حل نہیں ہوگا، سربراہ سراوان

کوئٹہ (آن لائن) سربراہ سراوان نواب اسلم خان رئیسانی نے سماجی رابطے ایکس پر کہا کہ بلوچ قوم کا مسئلہ سیاسی ہے۔ باغات کے درخت کاٹنے، مساجد اور مدارس پر بمباری کرنے، یا ڈویژنوں اور اضلاع کی انتظامی ساخت میں ردوبدل کرنے سے یہ مسئلہ حل نہیں ہوگا اس کا پائیدار اور مؤثر حل صرف سنجیدہ، بامعنی اور باوقار سیاسی مکالمے کے ذریعے ہی ممکن ہے۔

CamScanner

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ حکومت بلوچستان

Daily: JANG QUETTA

Bullet No. 4

Dated: 21 JUL 2026 Page No. 18

کوئٹہ تفتان شاہراہ سے محکمہ ایکسائز کے 3 اہلکار 2 سرکاری گاڑیوں، اسلحہ سمیت اغوا

ڈھڈر کے مقام پر عارضی چیک پوسٹ پر ڈیوٹی انجام دے رہے تھے، بازیابی کیلئے سرچ آپریشن شروع

کوئٹہ (اسٹاف رپورٹر) کوئٹہ تفتان شاہراہ پر ڈھڈر کے قریب نامعلوم مسلح افراد نے مبینہ طور پر محکمہ ایکسائز کے تین اہلکاروں کو دو سرکاری گاڑیوں، سرکاری اسلحہ سمیت اغوا کر لیا۔ پولیس کے مطابق مسلح افراد نے ڈھڈر کے مقام پر ناکہ بندی کر رکھی تھی۔ اس دوران عارضی چیک پوسٹ پر ڈیوٹی انجام دینے والے محکمہ ایکسائز کے تین اہلکاروں کو یرغمال بنا کر دو سرکاری گاڑیوں اور سرکاری اسلحہ سمیت اپنے ساتھ لے گئے۔ واقعے کی اطلاع ملتے ہی پولیس اور سیکیورٹی فورسز موقع پر پہنچ گئیں اور علاقے کو گھیرے میں لے کر ملزمان اور مغوی اہلکاروں کی تلاش کے لیے سرچ آپریشن شروع کر دیا۔ واقعے کی مزید تحقیقات جاری ہیں۔

قلات سے دو افراد کی لاشیں برآمد

کوئٹہ (اسٹاف رپورٹر) قلات سے دو افراد کی لاشیں برآمد ہوئی ہیں، پولیس کے مطابق قلات کے علاقے رنج سے دو افراد کی لاشیں ملی ہیں جنہیں تحویل میں لے کر ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال قلات منتقل کر دیا گیا ہے۔ جہاں ضروری کارروائی کے بعد لاشیں سرد خانے میں رکھ دی گئیں۔

خاران : مغوی شخص کی لاش برآمد

کوئٹہ (اسٹاف رپورٹر) خاران گواش سے اغوا ہونے والے شخص کی لاش برآمد ہوئی ہے، جسے فوری طور پر ہسپتال منتقل کیا گیا، اس کی شناخت حافظ بہرام بہار کے نام سے ہوئی، پولیس کے مطابق 18 جولائی کی شب کو نامعلوم افراد ان کے گھر پر حملہ کیا تھا جس میں ان کا ایک بیٹا عبدالحلیم جاں بحق ہو گیا جبکہ حافظ کبیر اور ان کے ایک اور بیٹے حافظ نوید کو ملزمان اپنے ساتھ لے گئے تھے ہسپتال میں ضروری کارروائی کے بعد لاش ورثا کے حوالے کر دی گئی۔

کوئٹہ: موٹر سائیکل سواروں کی فائرنگ سے ایک شخص جاں بحق

کوئٹہ (اسٹاف رپورٹر) نیو سریاب کے علاقے میں نامعلوم موٹر سائیکل سواروں کی فائرنگ سے ایک شخص جاں بحق جبکہ دوسرا زخمی ہو گیا۔ پولیس کے مطابق علی احمد ولد غلام علی اور محمد عالم ولد غلام نبی موٹر سائیکل پر بازار جا رہے تھے کہ راستے میں دو نامعلوم موٹر سائیکل سواروں نے ان پر اندھا دھند فائرنگ کر دی اور فرار ہو گئے، فائرنگ کے نتیجے میں علی احمد موقع پر ہی جاں بحق جبکہ محمد عالم زخمی ہو گیا۔ اطلاع ملتے ہی پولیس موقع پر پہنچ گئی اور لاش و زخمی کو ہسپتال منتقل کیا۔ ضروری کارروائی کے بعد لاش ورثا کے حوالے کر دی گئی جبکہ زخمی کو طبی امداد فراہم کی جا رہی ہے۔ [illegible] پولیس نے مقدمہ درج کر کے واقعے کی تفتیش سیریس کرائم انویسٹی گیشن ونگ کے حوالے کر دی ہے۔

تربت: رہزنی کے دوران فائرنگ، شہری اور ڈاکو ہلاک، ایک گرفتار

آپسر میں موبائل فون چھیننے کے دوران ہاتھاپائی ہوئی تو ایک ملزم نے فائرنگ شروع کر دی

تربت (نامہ نگار) آپسر کے علاقے کوہ والی بازار میں مبینہ طور پر موبائل فون چھیننے کی کوشش اس وقت خونریز واقعے میں تبدیل ہو گئی جب مزاحمت کے دوران ہونے والی فائرنگ سے ایک شہری اور ایک مبینہ ڈاکو ہلاک ہو گئے، جبکہ دوسرے ملزم کو پولیس نے گرفتار کر لیا۔ پولیس کے مطابق [illegible] ساکنہ کوہ والی بازار، اپنے گھر کے باہر بیٹھا ہوا تھا کہ اسی دوران موٹر سائیکل پر سوار دو افراد، زبید ولد ولی داد ساکنہ [illegible] اور عبدالجلیل ساکنہ [illegible] نے مبینہ طور پر اس سے موبائل فون چھیننے کی کوشش کی۔ مزاحمت پر دونوں فریقوں کے درمیان ہاتھاپائی شروع ہو گئی۔ ہاتھاپائی کے دوران ایک ملزم عبدالجلیل نے مبینہ طور پر آتشیں اسلحے سے فائرنگ کر دی، جس کے نتیجے میں شہری [illegible] اور زبید ولد ولی داد موقع پر جاں بحق ہو گئے۔ واقعے کی اطلاع ملتے ہی پولیس جائے وقوعہ پر پہنچ گئی اور دونوں لاشوں کو قانونی کارروائی کے لیے ہسپتال منتقل کر دیا۔ پولیس نے ملزم عبدالجلیل کو گرفتار کر کے اس کے خلاف مقدمہ درج کر لیا ہے۔

کوئٹہ: ایک خاندان کے 18 افراد کے قتل میں ملوث 2 ملزمان گرفتار، اسلحہ برآمد

باپ بیٹا بھی شامل، ابتدائی تفتیش میں جرم کا اعتراف کر لیا، سیریس کرائم انویسٹی گیشن ونگ کی کارروائی

کوئٹہ (اسٹاف رپورٹر) سیریس کرائم انویسٹی گیشن ونگ نے ایک ہی خاندان کے آٹھ افراد کے قتل کے مقدمے میں اہم پیش رفت کرتے ہوئے باپ اور دو بیٹوں سمیت تین ملزمان کو گرفتار کر لیا جبکہ واردات میں استعمال ہونے والا اسلحہ بھی برآمد کر لیا گیا۔ پولیس کے مطابق بائیو میٹرک تفتیش اور جدید ٹیکنالوجی کی مدد سے پہلے ملزم اکرم کو گرفتار کیا گیا، جس کی نشاندہی پر اس کے والد عبدالرزاق اور بھائی اکرام اللہ کو ہزار گنجی سے گرفتار کر لیا گیا۔ ملزمان کی نشاندہی پر سریاب روڈ پر واقع زیر تعمیر مکان سے ایک 223 بور رائفل، ایک ایس ایم جی، تین پستول اور کارتوس برآمد کیے گئے۔ پولیس کا کہنا ہے کہ ملزمان نے ابتدائی تفتیش میں اعتراف کیا کہ انہوں نے [illegible] اور بعد ازاں خاندان کے دیگر سات افراد کو قتل کیا تھا۔ ملزمان کے خلاف پہلے بھی تین مقدمات درج ہیں، مزید تفتیش جاری ہے۔

MASHRIQ QUETTA

مستونگ: نامعلوم شخص کی نعش برآمد

کوئٹہ (سٹی رپورٹر) مستونگ کے علاقے سے نامعلوم شخص کی نعش برآمد ہوئی جس کو ہسپتال منتقل کر دیا گیا پولیس کے مطابق گزشتہ روز مستونگ جنگل کراس کے علاقے سے ایک نامعلوم شخص کی نعش ملی پولیس نے ہسپتال منتقل کر دیا نعش ضروری کارروائی کے بعد شناخت کیلئے مردہ خانے میں رکھ دی گئی مزید کارروائی مستونگ پولیس کر رہی ہے۔

CamScanner

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily: INTEKHAB QUETTA

Bullet No. 5 Dated: 21 JUL 2026 Page No. 18

برشور میں لوکل کی بندش سے عوام کو مشکلات کا سامنا

پشین (آن لائن) پشتونخوا نیشنل عوامی پارٹی کے مرکزی کمیٹی کے رکن نصیب اللہ کاکڑ کلیوال نے کہا ہے کہ ضلع برشور میں لوکل سرٹیفکیٹس کا اجراء عارضی طور پر بند کیے جانے سے طلباء کو شدید مشکلات کا سامنا ہے اور ان کے تعلیمی اداروں میں داخلے متاثر ہو رہے ہیں۔ انہوں نے ڈپٹی کمشنر برشور سے مطالبہ کیا کہ ضلع برشور کے تمام لوکل سرٹیفکیٹس فوری طور پر جاری کیے جائیں تاکہ طلباء اور عوام کو درپیش مسائل حل ہو سکیں۔ انہوں نے ان خیالات کا اظہار پارٹی رہنماؤں اور قبائلی عمائدین سے گفتگو کرتے ہوئے کیا۔ اس موقع پر محمد یوسف خان کاکڑ، حاجی نقیب اللہ خان، حافظ عزیز اللہ اور دیگر بھی موجود تھے۔ نصیب اللہ کاکڑ کلیوال نے کہا کہ برشور تا توبہ کاکڑی سڑک کی خستہ حالی عوام کے لیے عذاب بن چکی ہے اور یہ شاہراہ آمد و رفت کے قابل نہیں رہی۔ انہوں نے بند خوشدل خان تا آب کراس سڑک کی خراب حالت پر بھی تشویش کا اظہار کرتے ہوئے متعلقہ حکام سے فوری نوٹس لینے کا مطالبہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ بند خوشدل خان تا آب کراس، برشور تا توبہ کاکڑی اور پاک۔افغان بارڈر جانے والی شاہراہ پر روزانہ ہزاروں افراد سفر کرتے ہیں، مگر سڑکوں کی ابتر حالت کے باعث شہریوں، مسافروں، ٹرانسپورٹرز اور گاڑی مالکان کو شدید مشکلات اور مالی نقصانات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ علاقے کے منتخب عوامی نمائندوں کی غیر سنجیدگی اور عوامی مسائل سے لاتعلقی کے باعث مشکلات میں مزید اضافہ ہو گیا ہے۔ برشور سے توبہ کاکڑی اور پاک۔افغان بارڈر تک سفر انتہائی دشوار ہو چکا ہے، جبکہ خراب سڑکوں کی وجہ سے گاڑیوں اور موٹر سائیکلوں کے ٹائر روزانہ پنکچر ہونے کے باعث مسافروں کو شدید پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ انہوں نے وزیر اعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی، صوبائی وزیر مواصلات و تعمیرات، کمشنر کوئٹہ ڈویژن، ڈپٹی کمشنر پشین، ڈپٹی کمشنر برشور، ایکسین بی اینڈ آر اور دیگر متعلقہ حکام سے پرزور مطالبہ کیا کہ ضلع برشور اور ضلع پشین کے لاکھوں عوام کی آمد و رفت کو مدنظر رکھتے ہوئے برشور تا توبہ کاکڑی، بند خوشدل خان تا آب کراس اور پاک۔افغان بارڈر جانے والی شاہراہوں کی تعمیر و مرمت کے کام میں سست روی کا فوری نوٹس لیا جائے، تاکہ عوام میں پائی جانے والی تشویش اور بے چینی کا خاتمہ ہو سکے۔

باغبانہ میں چوری و ڈکیتی کی وارداتوں میں اضافہ، عوام میں تشویش

دن دہاڑے موٹر سائیکلیں، نقدی و دیگر قیمتی سامان چھینا جا رہا ہے، عوامی حلقوں کا نوٹس لینے کا مطالبہ

خضدار (بیورو رپورٹ) باغبانہ میں چوری ڈکیتی کی وارداتوں نے شہریوں کا جینا محال کر دیا۔ باغبانہ میں دن میں بھی رہزن سرعام شہریوں سے نقدی، موبائل فون، موٹر سائیکل و قیمتی سامان چھین کر فرار ہو جاتے ہیں۔ گزشتہ چند ہفتوں کے دوران باغبانہ کے تمام لنک روڈز میں وارداتوں میں غیر معمولی اضافہ ہوا۔ باغبانہ کے عوامی و سیاسی حلقوں نے کہا کہ صبح سکول بچوں کو لے جانے والے والدین اور شام کو کام سے لوٹنے والے مزدور سب سے زیادہ نشانہ بن رہے ہیں، کئی شہری اپنی جمع پونجی سے

بقیہ نمبر 25 صفحہ 6 پر

قاضی اور پولیس حکام کی طرف سے اس دوران کچھ سے [illegible] کے ارکان کی پولیس کے اقدامات، گھروں کی مسماری کے نوٹس اور شہر کے مختلف علاقوں میں چھاپہ مارنے جیسے اقدامات بھی کیے گئے۔ [illegible] کی طرف سے جاری بیان میں بتایا گیا ہے کہ 214 [illegible] (صبح اور دوپہر کے بعد) [illegible] ہونے والے [illegible] کا تسلسل ہے۔

Century Express Quetta

سبی، واٹر فلٹر پلانٹس کے ملازمین 18 ماہ سے تنخواہ سے محروم

15 ہزار روپے ماہانہ پر خدمات انجام دینے والے ملازمین کو مستقل کرنے کا مطالبہ

سبی (آئی این پی) واٹر فلٹر پلانٹ سبی کے ملازمین 18 ماہ سے تنخواہوں سے محروم، مہنگائی کے دور میں تنخواہیں نہ ملنے پر گھروں کے چولہے ٹھنڈے، فاقہ کشی پر مجبور، تفصیلات کے مطابق سبی سمیت گاؤں دیہاتوں میں عارضی بنیادوں پر واٹر فلٹریشن پلانٹ پر 20 سالوں سے خدمات سرانجام دینے والے سینکڑوں افراد 18 ماہ سے تنخواہوں سے محرومی کا شکار ہو چکے ہیں حکومتی اعلان کردہ مزدور کی تنخواہ 35 ہزار روپے کی بجائے واٹر فلٹر پلانٹس پر 15 ہزار روپے پر خدمات سرانجام دینے والے ملازمین کو تنخواہ نہ ملنے پر گھروں کے چولہے ٹھنڈے ہیں اور فاقہ کشی پر مجبور نظر آتے ہیں عوامی سماجی سیاسی حلقوں نے مطالبہ کرتے ہوئے کہا کہ عارضی بنیادوں پر خدمات سرانجام دینے والے ملازمین کو مستقل بنیادوں پر ملازمت کی فراہمی سمیت تنخواہوں کی فراہمی یقینی بنا کر واٹر فلٹر پلانٹ کے ملازمین کو انصاف کی فراہمی ممکن بنائی جائے۔

AZADI QUETTA

کرخ: ایک سال مکمل ہونے کے باوجود بجلی بحال نہ کی جا سکی

شدید گرمی کے موسم میں بجلی سے محرومی نے شہریوں کی زندگی اجیرن بنا دی ہے، عوامی حلقے

فوری طور پر بجلی کی بحالی کے لیے عملی اقدامات کیے جائیں تاکہ عوامی مشکلات میں کمی آسکے

خضدار (آن لائن) کرخ میں بجلی کی بندش کو تقریباً ایک سال مکمل ہونے والا ہے، مگر تاحال بجلی بحال نہ ہو سکی۔ مقامی نوجوانوں اور عوامی حلقوں نے حکومتی و اپوزیشن نمائندوں کی کارکردگی پر شدید سوالات اٹھاتے ہوئے کہا ہے کہ محض ایک سے ڈیڑھ کروڑ روپے کے منصوبے کو بھی مکمل نہ کروا سکنا عوامی نمائندگی پر ایک بڑا سوالیہ نشان ہے۔ نوجوانوں کا کہنا ہے کہ اگر حکومت میں عوامی نمائندوں کی بات نہیں سنی جاتی اور وہ بجلی کی بحالی کے لیے فنڈز بھی فراہم نہیں کروا سکتے تو وہ کھل کر عوام کو بتائیں۔ اگر واقعی یہی صورتحال ہے تو کرخ کے عوام خود چندہ جمع کر کے بجلی کی بحالی کے اخراجات پورے کرنے کے لیے تیار ہیں۔ عوام کو صرف یہ بتایا جائے کہ کتنی رقم درکار ہے اور یہ رقم کس کے پاس جمع کرائی جائے تاکہ بجلی کی بحالی کا عمل شروع کیا جا سکے۔ عوامی حلقوں نے کہا کہ انتخابات کے دوران حکومتی اور اپوزیشن جماعتوں کے امیدوار بڑے بڑے وعدے اور دعوے کرتے ہیں، لیکن عملی طور پر ایک بنیادی عوامی مسئلہ بھی حل نہیں ہو پا رہا۔ شدید گرمی کے موسم میں بجلی سے محرومی نے شہریوں کی زندگی اجیرن بنا دی ہے، جبکہ اس مسئلے پر مؤثر آواز بلند نہ کرنا عوام کے ساتھ ناانصافی اور ظلم کے مترادف ہے۔ واضح رہے کہ تقریباً ایک سال قبل نامعلوم چور کرخ کی بجلی کے تار چوری کر کے لے گئے تھے۔ اس وقت خضدار پولیس نے چوروں کی گرفتاری کا دعویٰ بھی کیا تھا، تاہم اس کے باوجود آج تک بجلی بحال نہیں کی جا سکی۔ کرخ کے نوجوانوں اور عوام نے حکومت بلوچستان، متعلقہ حکام، واپڈا اور تمام منتخب عوامی نمائندوں سے مطالبہ کیا ہے کہ فوری طور پر بجلی کی بحالی کے لیے عملی اقدامات کیے جائیں تاکہ علاقے کے ہزاروں مکین اس بنیادی سہولت سے دوبارہ مستفید ہو سکیں۔

CamScanner

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ حکومت بلوچستان

Daily: AZADI QUETTA

Bullet No. 6 Dated: 21 JUL 2026 Page No. 20

وزیراعلیٰ بلوچستان کا صوبے میں پائیدار امن کے قیام اور سیاسی ہم آہنگی کے فروغ کیلئے آل پارٹیز کانفرنس کا اعلان، صوبے میں امن و خوشحالی کیلئے مثبت فیصلہ

پاکستان پیپلز پارٹی کے چیئرمین بلاول بھٹو زرداری سے وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے گزشتہ روز زرداری ہاؤس اسلام آباد میں ملاقات کی جس میں بلوچستان کی مجموعی سیاسی، انتظامی اور امن وامان کی صورتحال پر تفصیلی تبادلہ خیال کیا گیا، ملاقات کے دوران وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے چیئرمین بلاول بھٹو زرداری کو صوبے کی موجودہ انتظامی و سیاسی صورتحال اور دہشت گردی کے حالیہ واقعات کے تناظر میں حکومتی اقدامات سے آگاہ کیا۔ وزیراعلیٰ نے بریفنگ دیتے ہوئے بتایا کہ زیارت سانحے کے متاثرہ خاندانوں کی دلجوئی اور ان کے جائز مطالبات کی تکمیل کے لیے حکومت نے بھرپور اقدامات کیے جبکہ لواحقین کے مطالبے پر سانحے کی تحقیقات کے لیے جوڈیشل کمیشن بھی قائم کر دیا گیا ہے تاکہ حقائق سامنے لائے جا سکیں۔ وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی کا کہنا تھا کہ بلوچستان میں پائیدار امن کے قیام اور سیاسی ہم آہنگی کے فروغ کے لیے جلد آل پارٹیز کانفرنس منعقد کی جائے گی جس میں پارلیمان کے اندر موجود سیاسی جماعتوں کے ساتھ ساتھ پارلیمان سے باہر سیاسی جماعتوں کو بھی شرکت کی دعوت دی جائے گی تاکہ دہشت گردی اور امن واستحکام کے حوالے سے مشترکہ لائحہ عمل مرتب کیا جا سکے۔ اس موقع پر پاکستان پیپلز پارٹی کے چیئرمین بلاول بھٹو زرداری نے دہشت گردی کی حالیہ لہر میں شہید ہونے والے پاک فوج، ایف سی اور پولیس کے جوانوں کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا کہ دہشت گردی کے حالیہ سانحات میں شہید ہونے والے افراد کے لواحقین کے دکھ اور تکلیف کو محسوس کرتا ہوں اور ان کے غم میں برابر کا شریک ہوں۔ چیئرمین بلاول بھٹو زرداری نے وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی کی جانب سے زیارت سانحے کے لواحقین کے دکھوں کے ازالے اور مذاکراتی عمل کو کامیاب بنانے کے لیے کیے گئے اقدامات کو سراہتے ہوئے کہا کہ آپ نے اس مشکل صورتحال میں مثبت اور ذمہ دارانہ کردار ادا کیا، انہوں نے مذاکراتی عمل کی کامیابی میں کردار ادا کرنے والی اپوزیشن جماعتوں کا بھی شکریہ ادا کیا۔ چیئرمین بلاول بھٹو زرداری نے اس موقع پر کہا کہ بلوچستان کے سیاسی مسائل کا پائیدار حل صرف مذاکرات اور سیاسی مکالمے میں ہے، پاکستان پیپلز پارٹی ہمیشہ سیاسی جماعتوں کے ساتھ بامقصد ڈائیلاگ پر یقین رکھتی ہے خواہ وہ حکومت میں ہوں یا حزب اختلاف میں۔ انہوں نے اس عزم کا اعادہ کرتے ہوئے کہا کہ دہشت گردی کے خلاف پاکستان پیپلز پارٹی کا مؤقف پہلے دن سے واضح اور غیر متزلزل ہے اور پارٹی دہشت گردی کے ناسور کے خلاف سیسہ پلائی دیوار کی طرح ریاستی اداروں اور عوام کے شانہ بشانہ کھڑی رہے گی۔ بہرحال بلوچستان میں پائیدار امن اور ترقی کا انحصار تمام سیاسی اسٹیک ہولڈرز کے درمیان بامقصد مکالمے، جمہوری عمل کی مضبوطی اور آئینی دائرے میں رہ کر عوام کے حقوق کے حل پر ہے۔ صوبے میں پائیدار بہتری لانے کے لئے تمام سیاسی قوتوں، قبائلی رہنماؤں اور اسٹیک ہولڈرز کے درمیان مسلسل مذاکرات کے ذریعے سیاسی عدم استحکام اور بداعتمادی کا خاتمہ، عوام کی اقتصادی خوشحالی، روزگار کی فراہمی، سی پیک منصوبوں میں مقامی آبادی کو ان کا جائز حق دینے اور انفراسٹرکچر کی ترقی سے احساس محرومی کا خاتمہ ضروری ہے۔ تعلیم اور صحت پر توجہ، صوبائی بجٹ کا ایک مؤثر حصہ انسانی وسائل کی ترقی، معیاری تعلیمی اداروں اور ہسپتالوں کے قیام کے لیے مختص کرنا، اٹھارویں ترمیم کی روح کے مطابق صوبے کو اپنے قدرتی وسائل پر مکمل اختیار اور رائلٹی کی شفاف منتقلی یقینی بنانا ہے۔ امن وامان کے قیام کیلئے صوبے میں پرامن ماحول کی بحالی کے لیے تمام اداروں کا کردار مرکزیت رکھتا ہے۔

پاکستان پیپلز پارٹی کی جانب سے سیاسی مکالمے اور تمام اسٹیک ہولڈرز کے ساتھ ملکر بلوچستان میں پائیدار امن کے قیام اور سیاسی ہم آہنگی کے فروغ کے لیے جلد آل پارٹیز کانفرنس منعقد کرنے کا فیصلہ انتہائی خوش آئند عمل ہے۔ امید ہے اس سے صوبے میں امن وامان کی صورتحال میں واضح بہتری آنے کے ساتھ صوبہ ترقی وخوشحالی کی جانب گامزن ہوگا۔

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ حکومت بلوچستان

Daily: Zamana Quetta

Bullet No. 6

Dated: 21 JUL 2026

Page No. 21

بلوچستان: مسائل کا حل اور ریاستی ذمہ داری

نائب وزیر اعظم اسحاق ڈار کی بلوچستان نیشنل پارٹی کے وفد سے ملاقات اور اس موقع پر بلوچستان کے عوام کو درپیش مسائل کے ل اور صوبے کی ترقی کے لیے حکومت کے عزم کا اظہار ایک مثبت پیش رفت ہے۔ یہ پیشرفت صوبے کی حالیہ صورتحال کے تناظر ں ایک مشاورتی عمل سے جڑی ہے۔ بلوچستان پاکستان کا رقبے کے لحاظ سے سب سے بڑا صوبہ ہے، مگر ترقی، بنیادی سہولیات اور عاشی مواقع کے حوالے سے یہ طویل عرصے سے متعدد چیلنجز کا سامنا کر رہا ہے۔ ان مسائل کا مستقل حل صرف ترقیاتی منصوبوں ے نہیں بلکہ عوام کا اعتماد حاصل کرنے، بہتر طرز حکمرانی، مؤثر سکیورٹی اور مقامی آبادی کی شراکت کو یقینی بنانے سے ہی ممکن ہے۔

اسحاق ڈار کا یہ کہنا کہ باغیوں کو بلوچستان کے عوام کی حمایت حاصل نہیں، ایک اہم نکتہ ہے۔ بلوچستان کی اکثریت امن، وزگار، تعلیم، صحت اور بہتر مستقبل کی خواہاں ہے۔ عام بلوچ شہری کی اولین ترجیح اپنے خاندان کی خوشحالی، بچوں کی تعلیم، بتر علاج اور باعزت روزگار ہے۔ ایسے حالات میں چند مسلح عناصر کے اقدامات کو پورے صوبے کی سوچ یا عوامی رائے رار دینا درست نہیں ہوگا۔ یہی وجہ ہے کہ بلوچستان کی منتخب سیاسی جماعتیں اور جمہوری قیادت بھی اکثر مسائل کے حل کے لیے آئینی اور سیاسی راستے پر زور دیتی رہی ہیں۔ تاہم یہ بھی حقیقت ہے کہ بلوچستان کو درپیش مسائل صرف سکیورٹی تک محدود نہیں۔ صوبے کے متعدد اضلاع میں آج بھی معیاری تعلیمی اداروں، جدید طبی سہولیات، صاف پانی، سڑکوں اور روزگار کے مواقع کی کمی محسوس کی جاتی ہے۔ اگرچہ گزشتہ برسوں میں شاہراہوں، گوادر، توانائی اور دیگر شعبوں میں کئی منصوبے روع ہوئے ہیں، لیکن ان کے ثمرات ہر علاقے اور ہر طبقے تک یکساں طور پر نہیں پہنچ سکے۔ یہی خلا بعض اوقات احساس روی کو جنم دیتا ہے، جسے شدت پسند عناصر اپنے مقاصد کے لیے استعمال کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

بلوچستان کی جغرافیائی اہمیت اسے علاقائی اور بین الاقوامی سیاست کا مرکز بناتی ہے۔ ایران اور افغانستان سے متصل سرحدیں، گوادر کی بندرگاہ اور معدنی وسائل اس صوبے کو غیر معمولی اہمیت دیتے ہیں۔ ایسے ماحول میں مختلف بیرونی عناصر یا عالمی طاقتوں کے مفادات بھی سرگرم رہتے ہیں۔ پاکستان کا مؤقف رہا ہے کہ بعض قوتیں بلوچستان کے مخصوص سرحدی علاقوں کو غیر مستحکم رکھ کر اپنے تزویراتی مقاصد حاصل کرنا چاہتی ہیں۔ اسی طرح افغانستان کی سرزمین سے دہشت گرد گروہوں کی دراندازی اور حملوں کے بارے میں بھی پاکستان بارہا اپنے تحفظات کا اظہار کرتا رہا ہے۔ اگر سرحد پار سے دہشت گردی یا مسلح کارروائیاں ہوتی ہیں تو ان سے نمٹنا ریاست کی ناگزیر ذمہ داری بن جاتی ہے۔ اس حقیقت سے بھی انکار نہیں کیا جا سکتا کہ سکیورٹی کی پیچیدہ صورتحال بعض اوقات حکومت کی توجہ کا بڑا حصہ اپنی طرف مبذول کر لیتی ہے۔ دور دراز اور دشوار گزار علاقوں میں ترقیاتی منصوبوں کی رفتار سست ہو جانا یا عوامی مسائل کے حل میں تاخیر اسی تناظر میں دیکھی جا سکتی ہے۔ تاہم یہ صورت حال کسی بھی طرح عوامی مسائل سے صرف نظر کرنے کا جواز نہیں بننی چاہیے۔ ریاست کی کامیابی اسی میں ہے کہ وہ دہشت گردی کا مؤثر مقابلہ بھی کرے اور ساتھ ہی عوام کو بنیادی سہولیات کی فراہمی میں بھی تیزی لائے۔

بلوچستان کے نوجوان اس صوبے کا سب سے بڑا سرمایہ ہیں۔ اگر انہیں معیاری تعلیم، فنی تربیت، روزگار اور کاروباری مواقع میسر آئیں تو وہ نہ صرف اپنی زندگی بدل سکتے ہیں بلکہ پورے صوبے کی ترقی میں اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔ اسی طرح صحت کے شعبے میں جدید ہسپتالوں، ڈاکٹروں، ادویات اور بنیادی مراکز صحت کی دستیابی بھی ناگزیر ہے۔ ترقی کا اصل پیمانہ یہی ہے کہ عام شہری کی زندگی میں مثبت تبدیلی آئے اور اسے محسوس ہو کہ ریاست اس کے ساتھ کھڑی ہے۔ ضرورت اس امر کی بھی ہے کہ بلوچستان کے سیاسی رہنماؤں، قبائلی عمائدین، سول سوسائٹی، نوجوانوں اور وفاقی حکومت کے درمیان مسلسل اور بامقصد مکالمہ جاری رہے۔ اختلافات کو بات چیت، آئینی طریقہ کار اور جمہوری عمل کے ذریعے حل کرنا ہی دیرپا استحکام کی بنیاد بن سکتا ہے۔ جو عناصر تشدد اور ہتھیار کے راستے کو اختیار کرتے ہیں، ان سے قانون کے مطابق نمٹنا ضروری ہے، لیکن اس کے ساتھ ساتھ ان شہریوں کے جائز مطالبات کو بھی سنجیدگی سے سنا جانا چاہیے جو امن اور ترقی چاہتے ہیں۔ بلوچستان کی ترقی دراصل پاکستان کی ترقی ہے۔ اگر یہ صوبہ معاشی سرگرمیوں، تجارت، صنعت، معدنی وسائل، سیاحت اور انسانی ترقی کے میدان میں آگے بڑھے گا تو اس کے مثبت اثرات پورے ملک پر مرتب ہوں گے۔ اس کے لیے ضروری ہے کہ وفاق اور صوبائی حکومتیں مل کر ایک ایسی حکمت عملی پر عمل کریں جس میں سکیورٹی اور ترقی ایک دوسرے کی تکمیل کریں، نہ کہ ایک دوسرے کی جگہ لے لیں۔

آج کا تقاضا یہی ہے کہ بلوچستان کو صرف سکیورٹی کے تناظر میں نہ دیکھا جائے بلکہ اسے ایک ایسے خطے کے طور پر سمجھا جائے جس کے عوام ترقی، انصاف، مساوی مواقع اور باعزت زندگی کے خواہاں ہیں۔ اگر حکومت اپنے وعدوں کو عملی اقدامات میں تبدیل کرتی ہے، بنیادی سہولیات کی فراہمی کو تیز کرتی ہے، نوجوانوں کو آگے بڑھنے کے مواقع دیتی ہے اور بیرونی مداخلت و دہشت گردی کا مؤثر سدباب کرتی ہے تو بلوچستان میں امن اور استحکام کی بنیاد مزید مضبوط ہوگی۔ یہی راستہ صوبے کے عوام کے اعتماد کو مستحکم کرے گا اور پاکستان کے روشن اور مضبوط مستقبل کی ضمانت بھی بنے گا۔

CamScanner

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily: Balochistan Time Quetta

Bullet No. 6

Dated: 21 JUL 2026

Page No. 22

Balochistan's path forward

Deputy Prime Minister Ishaq Dar's recent meeting with a delegation of the Balochistan National Party and his pledge to address the province's challenges is a positive development. It reflects recognition that Balochistan's issues require sustained political engagement alongside economic and security measures.

As Pakistan's largest province by area, Balochistan holds immense strategic and economic significance. Yet it continues to face persistent challenges, including underdevelopment, inadequate infrastructure and limited access to essential services. Lasting progress will depend not only on development projects but also on building public trust, improving governance and ensuring that local communities play a meaningful role in shaping their future.

Dar's assertion that insurgents do not enjoy broad public support highlights an important reality. Most people in Balochistan seek peace, employment, education, healthcare and better opportunities for their families. Their aspirations are no different from those of citizens elsewhere in the country. It would therefore be misleading to portray the actions of a small number of armed groups as representative of the wider population. Mainstream political parties and elected leaders in the province have consistently advocated constitutional and democratic means to address grievances and advance provincial interests.

At the same time, the province's challenges extend beyond security concerns. Many districts still lack quality schools, modern healthcare facilities, reliable water supplies, adequate roads and sufficient employment opportunities. Although major investments have been made in recent years, including infrastructure and Gwadar-related projects, the benefits have not been felt equally across all regions. Such disparities can fuel feelings of exclusion and frustration, creating opportunities for extremist elements to exploit local concerns.

Balochistan's geographical position further complicates matters. Bordering Iran and Afghanistan and hosting the strategically important Gwadar Port, the province occupies a central place in regional geopolitics. Pakistan has repeatedly expressed concerns about cross-border terrorism and the involvement of hostile external actors seeking to destabilise the region. Addressing such threats remains a core responsibility of the state.

However, security and development should not be viewed as competing priorities. Effective counterterrorism efforts must be accompanied by visible improvements in the lives of ordinary citizens. The state's success will ultimately be measured not only by its ability to maintain order but also by its capacity to provide services, create opportunities and improve living standards. The province's young population represents its greatest asset. Greater investment in education, vocational training, entrepreneurship and job creation can unlock enormous potential. Improved healthcare and stronger local institutions are equally essential. Development becomes meaningful when citizens see tangible improvements in their daily lives and feel that the state is responsive to their needs.

The way forward lies in sustained dialogue among political leaders, tribal elders, civil society, youth representatives and government institutions. Legitimate concerns should be addressed through democratic processes, while those who resort to violence must be dealt with under the law.

CamScanner

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE
GENERAL OF PUBLIC
RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily Balochistan Time Quetta

Bullet No. 6

Dated: 21 JUL 2026

Page No. 23

Need of tangible steps

While successive governments have paid lip service to its development, the tangible impact on the ground remains woefully inadequate. The time for mere rhetoric is over; the people of Balochistan demand and deserve concrete measures that address the deep-rooted issues of unemployment, illiteracy, inadequate healthcare, and dilapidated infrastructure that continue to hinder their progress.

The scattered population of Balochistan presents a unique set of challenges. Communities residing in far-flung areas often face insurmountable obstacles in accessing basic necessities like healthcare and education. The lack of proper infrastructure further exacerbates these issues, isolating these regions and perpetuating a cycle of underdevelopment.

Unemployment remains a critical concern, particularly among the youth. The lack of viable economic opportunities fuels frustration and can contribute to social unrest. The government must move beyond short-term fixes and formulate a comprehensive strategy for job creation. This includes promoting local industries, investing in vocational training and skill development programs aligned with market demands, and fostering an environment conducive to entrepreneurship. The alarmingly low literacy rates in Balochistan are a major impediment to its socio-economic advancement. Education is the cornerstone of progress, and the government must prioritize the functionalization and upgrading of schools and colleges across the province. This requires not only ensuring adequate infrastructure and resources but also addressing the shortage of qualified teachers, improving curriculum relevance, and promoting access to quality education for all, especially girls. Innovative solutions, such as mobile schools and digital learning initiatives, can help reach remote communities and overcome geographical barriers.

The state of healthcare infrastructure in Balochistan is equally concerning. Upgrading district hospitals with modern facilities, ensuring the availability of qualified medical professionals, and establishing efficient referral systems are paramount. For those living in remote areas, the government must invest in primary healthcare centers and mobile health units to provide essential medical services at their doorsteps. Addressing malnutrition, maternal and child health, and infectious diseases should be key priorities.

Underpinning all these developmental efforts is the urgent need for robust infrastructure. This includes the construction and maintenance of roads, ensuring reliable access to clean water and sanitation, and establishing a stable and efficient power supply. The development of infrastructure must be a long-term, well-planned endeavor, taking into account the unique geographical challenges of the province. The people of Balochistan are weary of empty promises. They seek tangible actions, measurable outcomes, and a genuine commitment from their government to address their long-neglected needs. It is time for the provincial administration to move beyond rhetoric and implement concrete policies and programs that will lead to real and sustainable development.

CS CamScanner

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily: QUDRAT QUETTA

Bullet No. 6

Dated: 21 JUL 2026

Page No. 24

فتنہ الہندوستان کے بلوچستان میں ترقیاتی منصوبوں پر حملے

سانحہ مشرقی پاکستان کے بعد بھارت نے پاکستان کو اندرونی طور پر غیر مستحکم کرنے کے لیے بلوچستان کو ہدف بنایا۔ اس کی دو بڑی وجوہات ہیں۔ پہلی، بلوچستان میں موجود قدرتی وسائل کی کثرت، اور دوسری، اس کی غیر معمولی جغرافیائی اہمیت۔ بلوچستان پاکستان کا سب سے بڑا صوبہ ہے، جس کی سرحدیں ایک جانب ایران اور دوسری جانب افغانستان سے ملتی ہیں، اسی لیے اسے سونے کی چڑیا بھی کہا جاتا ہے۔ بھارت نے بلوچستان کو پاکستان سے الگ کرنے کے لیے بلوچستان کے الحاق سے متعلق من گھڑت کہانیاں گھڑیں۔ بلوچ عوام کو یہ باور کرایا گیا کہ صوبے کے وسائل پر صرف بلوچوں کا حق ہے، مگر ان سے یہ حق چھینا جا رہا ہے۔ اس کے بعد "بلوچ آزادی" کے نام نہاد نعرے کو استعمال کرتے ہوئے بلوچ نوجوانوں کے ہاتھوں میں ہتھیار تھما دیے گئے، دہشت گرد تنظیمیں تشکیل دی گئیں اور انہیں اسلحہ، تربیت اور فنڈنگ فراہم کی گئی۔ بھارتی خفیہ ایجنسی "را" کے ایجنٹ کلبھوشن یادیو کی گرفتاری اس کی ایک واضح مثال ہے۔ بلوچستان میں جیسے ہی سی پیک اور ریکوڈک جیسے قومی اہمیت کے حامل منصوبوں پر کام شروع ہوا، دہشت گردی میں اچانک تیزی آ گئی۔ بھارت نے اپنی پروردہ تنظیموں کے ذریعے ان منصوبوں کو نشانہ بنایا اور چینی و پاکستانی انجینئرز پر حملے کروائے۔ ان تمام کارروائیوں کا مقصد صرف ایک تھا، بلوچستان میں جاری ترقیاتی عمل کو روکنا، کیونکہ بلوچستان کی ترقی سے ان کا "محرومی" اور "پسماندگی" کا پراپیگنڈا زمین بوس ہو جائے گا۔ یہی وہ چورن ہے جسے بیچ کر وہ بلوچ نوجوانوں کو ریاست کے خلاف بغاوت پر اکسا رہے ہیں۔ ریاست کی جانب سے بلوچستان کی خوشحالی کے لیے ترقیاتی منصوبوں پر تیزی سے کام جاری ہے، جبکہ دوسری جانب فتنہ الہندوستان کی پروردہ کالعدم تنظیمیں بالخصوص بلوچ لبریشن آرمی (بی ایل اے) بلوچ لبریشن فرنٹ (بی ایل ایف) مسلسل ان منصوبوں کو نشانہ بنا رہی ہیں۔ اس کا واضح ثبوت جنوری 2025 سے مئی 2026 تک کی ایک مختصر رپورٹ: 2 جنوری 2025 کو بی ایل ایف نے وڈھ میں بسم اللہ ہوٹل کے قریب سول ٹھیکیدار کی گاڑی کو نشانہ بنایا، 18 جنوری کو بی ایل ایف کے دہشت گردوں نے آواران کے علاقے پیر اندر میں تعمیراتی گاڑیوں کو نقصان پہنچایا، 7 فروری کو خضدار کے علاقے گریشہ جاور جی میں تعمیراتی منصوبے پر حملہ کر کے تمام مشینری نذر آتش کر دی۔ 17 فروری کو بلوچ لبریشن آرمی (بی ایل اے) کے دہشت گردوں نے تربت کے علاقے ناصر آباد میں 4 تعمیراتی گاڑیوں اور دیگر مشینری نذر آتش کر دی، 28 فروری کو خاران کے علاقے کلان میں تعمیراتی کمپنی کی سائٹ پر حملہ کر کے تمام مشینری کو جلا دیا، 2 مارچ کو مشکے کے علاقے رودجھان میں مقامی تعمیراتی منصوبے پر حملہ کر کے مشینری کو بھاری نقصان پہنچایا، 4 مارچ کو پسنی میں تعمیراتی گاڑیوں کو نذر آتش کیا، 6 مارچ کو پنجگور کے علاقے تسپ میں تعمیراتی مشینری کو آگ لگا دی، 2 اپریل کو خاران کے علاقے ناگ میں یوفون کے ٹاور پر حملہ کر کے مشینری کو نذر آتش کر دیا، 10 اپریل کو خاران اور وڈھ میں تعمیراتی مشینری کی گاڑیوں پر دستی بم اور خودکار ہتھیاروں سے حملہ کر کے شدید نقصان پہنچایا، 13 اپریل کو خاران کے علاقے راسکوہ میں یوفون کے ٹاور پر حملہ کر کے مشینری کو نذر آتش کر دیا، یکم مئی کو آواران مالار میں تعمیراتی منصوبے کو نقصان پہنچایا، 3 مئی کو دشت پنجگور کے علاقے سورک میں مقامی ٹھیکیدار کے ٹریکٹروں کے ٹائر برسٹ کر دیے جبکہ 4 مئی کو خاران کے دررین جنگل میں تعمیراتی مشینری کو نذر آتش کیا، 5 مئی کو مسلح دہشت گردوں نے گوادر کے علاقے ریکانی میں زونگ موبائل ٹاور کو نذر آتش کیا، 6 مئی کو پروم کے علاقے جائین میں مقامی تاجر کا اشیائے خورد و نوش سے بھرے ٹرک کو نقصان پہنچایا، 23 مئی کو ساجدی بازار کولواہ میں مواصلاتی نظام پر حملہ کر کے مشینری کو نقصان پہنچایا، 31 مئی کو بی ایل ایف کے دہشت گردوں نے کولواہ کے علاقے شاہو ہاٹل میں مواصلاتی نظام پر حملہ کر کے تمام مشینری کو نذر آتش کر دیا، 9 جون کو جیونی پانوان کے کوہ سر بازار میں موبائل ٹاور کو آگ لگا دی، 15 جون کو خضدار کے علاقے وڈھ بازار میں صادق ہوٹل کے قریب یوفون ٹاور پر حملہ کر کے مشینری نذر آتش کر دی، 17 جون کو خضدار کے علاقے وڈھ میں حبیب ہوٹل کے قریب مقامی ٹھیکیدار کے ٹرک پر حملہ کر کے انجن اور ٹائروں کو نقصان پہنچایا، 20 جون کو مستونگ کے علاقے کھڈ کوچہ میں بلوچستان ہوٹل کے قریب مقامی ٹھیکیدار کے جنریٹر ٹرکوں پر حملہ کر کے انہیں نقصان پہنچایا، 22 جون کو خضدار کے علاقے وڈھ ڈامکو میں مقامی ٹھیکیدار کی دو گاڑیوں پر حملہ کر کے سامان کو نقصان پہنچایا، 26 جون کو بی ایل اے نے مستونگ میں تین مختلف مقامات پر مقامی ٹھیکیدار کی گاڑیوں پر حملہ کر کے انہیں نقصان پہنچایا، 28 جون کو مستونگ میں تعمیراتی گاڑیوں پر حملہ کر کے نذر آتش کر دیا گیا، 6 ستمبر کو بی ایل ایف نے آواران کے علاقے پیر اندر، جھکرو میں تعمیراتی مشینری کو تباہ کیا، 7 ستمبر کو بی ایل ایف کے دہشت گردوں نے سوراب میں مقامی روڈ کی تعمیراتی دو گاڑیوں کو نقصان پہنچایا، 9 ستمبر کو آواران تا بیلہ شاہراہ "انگریزی چڑھائی" کے مقام پر تعمیراتی مشینری کو نذر آتش کیا، 21 ستمبر کو ڈھاڈر میں مقامی گیس پائپ لائن کو دھماکے میں اڑا دیا گیا، 27 ستمبر کو تلات کے علاقے نوشکی میں مقامی ٹھیکیدار کی تعمیراتی گاڑی پر حملہ کر کے نقصان پہنچایا، 17 اکتوبر کو بی ایل ایف نے مستونگ کھڈ کوچہ سول ٹھیکیدار کے ٹرکوں کو نذر آتش کیا، 21 اکتوبر کو بی این اے نے تربت سے تمپ جاتے ہوئے مقامی روڈ کے ٹھیکیدار کی گاڑی پر فائرنگ کر کے ناکارہ بنا دیا، 31 اکتوبر کو بی ایل ایف نے کوہلو کے علاقے لاسے زئی میں کے قریب ہیرتاک کے مقام پر سول ٹھیکیدار کی کمپنی پر حملہ کیا، 3 دسمبر کو بی ایل اے نے پنجگور میں مقامی تاجر کی گاڑیوں کو نذر آتش کیا، اور 3 دسمبر کو بلوچ نیشنلسٹ آرمی (بی این اے) نے گورکوپ میں مقامی روڈ کی تعمیر پر مامور سیکیورٹی گارڈ پر حملہ کیا، 23 دسمبر کو بی ایل ایف نے کونال کے علاقے کلیری میں سول ٹھیکیدار کی تعمیراتی مشینری کو نقصان پہنچایا۔ گزشتہ سال 2025 میں مجموعی طور پر 35 مقامی ترقیاتی منصوبوں ان پر کام کرنے والے مزدوروں، مشینری اور مواصلاتی نظام پر حملے کیے گئے۔

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily: QUDRAT QUETTA

Bullet No. 6

Dated: 21 JUL 2026 Page No. 25

شہدائے زیارت، بلوچستان کے لہو سے لکھی ایک المناک داستان

شہید کی جو موت ہے، وہ قوم کی حیات ہے
لہو جو حق پہ بہہ گیا، وہی چراغِ راہ ہے

بلوچستان رقبے کے اعتبار سے پاکستان کا سب سے بڑا صوبہ ہے، مگر گزشتہ کئی برسوں سے یہ سرزمین امن، ترقی اور خوشحالی کے بجائے بدامنی، دہشت گردی اور بے چینی کی خبروں کا مرکز بنتی جا رہی ہے۔ یہاں کے لوگ ہر صبح اس امید کے ساتھ آنکھ کھولتے ہیں کہ شاید آج کا دن پُرسکون گزرے، مگر اکثر شام ڈھلتے ہی کسی نئے سانحے کی خبر پورے ماحول کو سوگ میں بدل دیتی ہے۔ کبھی کسی شاہراہ پر حملہ، کبھی کسی چوکی پر یلغار، کبھی بے گناہ شہریوں کا قتل، کبھی قانون نافذ کرنے والے اداروں پر حملے، اور کبھی کسی خاندان کا اپنے پیاروں کی جدائی میں بکھر جانا، یہ سب کچھ بلوچستان کے عوام کی روزمرہ زندگی کا تلخ حصہ بنتا جا رہا ہے۔ حالیہ دنوں میں بلوچستان نے یکے بعد دیگرے ایسے واقعات دیکھے جنہوں نے پورے صوبے کو ہلا کر رکھ دیا۔ ایک طرف مختلف اضلاع میں دہشت گردی کے واقعات پیش آ رہے تھے تو دوسری جانب سیکیورٹی فورسز شدت پسندوں کے خلاف مختلف علاقوں میں کارروائیاں کر رہی تھیں۔ حکومتی موقف کے مطابق کئی علاقوں میں کلیئرنس اور انٹیلی جنس بنیادوں پر آپریشن کیے گئے تاکہ دہشت گرد نیٹ ورکس کو ختم کیا جا سکے، مگر اس دوران عام شہریوں میں خوف اور بے چینی بھی بڑھتی رہی۔ انہی حالات میں ہنہ اوڑک کا دل دہلا دینے والا واقعہ پیش آیا۔ یہ علاقہ، جو کبھی اپنی قدرتی خوبصورتی اور پُرسکون ماحول کی وجہ سے پہچانا جاتا تھا، اچانک خون آلود خبروں کی زینت بن گیا۔ اس حملے میں قیمتی جانیں ضائع ہوئیں، کئی افراد زخمی ہوئے اور متعدد لوگوں کے لاپتہ ہونے کی اطلاعات سامنے آئیں۔ اس واقعے نے صرف متاثرہ خاندانوں کو ہی نہیں بلکہ پورے بلوچستان کو اضطراب میں مبتلا کر دیا۔ ہر شخص یہی سوال کر رہا تھا کہ آخر عام شہری کب تک اس آگ میں جلتے رہیں گے۔ ہنہ اوڑک کے زخم ابھی تازہ ہی تھے کہ مستونگ سمیت دیگر علاقوں سے بھی بدامنی اور حملوں کی خبریں آنے لگیں۔ بلوچستان پہلے ہی دہشت گردی کی ایک طویل لہر کا سامنا کر رہا تھا، اور ان مسلسل واقعات نے عوام کے احساسِ تحفظ کو مزید کمزور کر دیا۔ صوبے کے مختلف علاقوں میں خوف کی کیفیت پیدا ہو گئی، کاروبار متاثر ہونے لگے، سفر غیر محفوظ محسوس ہونے لگا اور والدین اپنے بچوں کے مستقبل کے بارے میں پہلے سے زیادہ فکرمند دکھائی دینے لگے۔ اسی دوران سیکیورٹی اداروں نے مختلف علاقوں میں کارروائیاں تیز کر دیں۔ سرکاری بیانات کے مطابق شدت پسندوں کے خلاف آپریشن کیے گئے، متعدد شدت پسند مارے گئے اور اسلحہ بھی برآمد کیا گیا۔ حکام کا کہنا تھا کہ ان کارروائیوں کا مقصد بلوچستان میں امن بحال کرنا اور دہشت گردوں کے نیٹ ورک کو توڑنا ہے، لیکن زمینی حقیقت یہ تھی کہ عام شہری مسلسل خوف، غیر یقینی اور اضطراب کی کیفیت میں زندگی گزار رہے تھے۔ بلوچستان کی تاریخ گواہ ہے کہ یہاں کے لوگ انتہائی صابر اور باہمت ہیں۔ ہر سانحے کے بعد وہ دوبارہ زندگی کو سنبھالنے کی کوشش کرتے ہیں، مگر جب سانحات کا سلسلہ رکنے کے بجائے بڑھنے لگے تو صبر بھی امتحان بن جاتا ہے۔ یہی کیفیت ان دنوں پورے صوبے میں محسوس کی جا رہی تھی۔ بازاروں، چوراہوں، تعلیمی اداروں اور گھروں میں ایک ہی موضوع زیرِ بحث تھا کہ آخر کب تک بلوچستان کے نوجوان، مزدور، پولیس اہلکار اور عام شہری اپنی جانوں کی قیمت ادا کرتے رہیں گے۔ اسی بے چینی کے ماحول میں زیارت سے ایک اور افسوسناک خبر نے پورے صوبے کو سوگوار کر دیا۔ منگی ڈیم کے قریب پولیس پر ہونے والے حملے میں فرض کی ادائیگی پر مامور اہلکار شہید ہوئے۔ یہ صرف ایک حملہ نہیں تھا بلکہ ان خاندانوں کی امیدوں پر بھی حملہ تھا جنہوں نے اپنے بیٹوں کو ریاست کی خدمت کے لیے روانہ کیا تھا۔ اس واقعے کے بعد پورے بلوچستان میں غم، غصہ اور بے بسی کی ایک نئی لہر دوڑ گئی۔ جب شہدائے زیارت کی خبر مختلف شہروں اور دیہات تک پہنچی تو ہر آنکھ اشکبار ہو گئی۔ سوشل میڈیا سے لے کر عوامی اجتماعات تک ایک ہی مطالبہ سنائی دینے لگا کہ بلوچستان کے عوام کو امن دیا جائے، ایسے واقعات کی غیر جانبدار تحقیقات ہوں اور مستقبل میں ایسے سانحات کی روک تھام کے لیے مؤثر اقدامات کیے جائیں۔ شہداء کے اہلِ خانہ کا دکھ صرف ان کا ذاتی غم نہیں رہا بلکہ پورے صوبے نے اسے اپنا اجتماعی دکھ سمجھا۔ یہی احساس بعد میں ایک ایسی عوامی تحریک میں تبدیل ہوا جس نے کوئٹہ کی سڑکوں کو کئی دن تک اپنے حصار میں لیے رکھا اور بلوچستان کی تاریخ میں ایک اہم باب کا اضافہ کیا۔

شہدائے زیارت کے سانحے نے بلوچستان کے عوام کو صرف غمزدہ ہی نہیں کیا بلکہ انہیں ایک ایسے موڑ پر لا کھڑا کیا جہاں خاموش رہنا ممکن نہ رہا۔ جب شہداء کی لاشیں اپنے پیاروں تک پہنچیں تو ہر گھر میں کہرام برپا تھا۔ کسی ماں کے ہاتھوں کی دعائیں ادھوری رہ گئیں، کسی باپ کا سہارا چھن گیا، کسی بچے کے سر سے باپ کا سایہ اٹھ گیا اور کسی بہن کا بھائی ہمیشہ کے لیے خاموش ہو گیا۔ ان گھروں کی آہ و بکا سننے والوں کے دل بھی کانپ اٹھے۔ تابوتوں پر لپٹ کر روتی مائیں، خاموش کھڑے بوڑھے باپ اور سہمے ہوئے بچے صرف اپنے عزیزوں کا ماتم نہیں کر رہے تھے بلکہ وہ اس سوال کا جواب بھی مانگ رہے تھے کہ آخر ان کے پیاروں کا قصور کیا تھا؟ یہ غم جلد ہی عوامی احتجاج میں بدل گیا۔ کوئٹہ میں شہداء کے لواحقین نے انصاف کے حصول کے لیے دھرنا دیا۔ دیکھتے ہی دیکھتے یہ دھرنا صرف چند خاندانوں کا احتجاج نہ رہا بلکہ پورے بلوچستان کے دکھ کی آواز بن گیا۔ ہزاروں شہری اس دھرنے میں شریک ہونے لگے۔ طلبہ، اساتذہ، وکلا، صحافی، ڈاکٹرز، تاجر، مزدور، خواتین، بزرگ، سماجی کارکن اور مختلف سیاسی و مذہبی جماعتوں کے نمائندے ایک ہی مقصد کے لیے جمع ہوئے۔ ان کا مطالبہ صرف یہ تھا کہ شہداء کے خون کو فراموش نہ کیا جائے، ذمہ داروں کو قانون کے مطابق سزا دی جائے اور بلوچستان کے عوام کو تحفظ فراہم کیا جائے۔ کوئٹہ کی سڑکوں پر کئی روز تک جاری رہنے والا یہ احتجاج بلوچستان کی حالیہ تاریخ کے اہم عوامی اجتماعات میں شمار کیا گیا۔ شدید گرمی، تھکن اور مسلسل انتظار کے باوجود لوگوں کے حوصلے کم نہ ہوئے۔ دن کے وقت مختلف علاقوں سے قافلے دھرنے میں شریک ہونے آتے، رات کو بھی لوگ وہیں موجود رہتے۔ شہری اپنے گھروں سے پانی، کھانا، چائے اور ضروری سامان لے کر آتے تاکہ دھرنے کے شرکاء کو کسی قسم کی پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ یہ منظر اس بات کی گواہی دے رہا تھا کہ بلوچستان دکھ کی اس گھڑی میں ایک خاندان بن چکا ہے۔ اس دوران پورے صوبے میں شہدائے زیارت کے لیے دعائیں کی جاتی رہیں۔ مختلف شہروں میں تعزیتی اجتماعات منعقد ہوئے، مساجد میں خصوصی دعائیں مانگی گئیں اور سماجی تنظیموں نے شہداء کے اہلِ خانہ سے اظہارِ یکجہتی کیا۔ سوشل میڈیا پر بھی ہزاروں افراد نے اپنی تصاویر سیاہ کر دیں اور شہداء کو خراجِ عقیدت پیش کیا۔ نوجوانوں کی بڑی تعداد نے یہ پیغام دیا کہ وہ امن چاہتے ہیں، نفرت اور تشدد نہیں۔

بلوچستان کے عوام کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ وہ مشکل ترین حالات میں بھی ایک دوسرے کا ساتھ نہیں چھوڑتے۔ یہی منظر اس دھرنے میں بھی دیکھنے کو ملا۔ مختلف زبانیں بولنے والے، مختلف علاقوں سے تعلق رکھنے والے اور مختلف سیاسی نظریات رکھنے والے لوگ ایک ہی صف میں کھڑے تھے۔ کسی نے نہیں پوچھا کہ سامنے والا کس قوم یا قبیلے سے تعلق رکھتا ہے، سب کی پہچان صرف یہ تھی کہ وہ بلوچستان کے شہری ہیں اور اپنے شہداء کے لیے انصاف چاہتے ہیں۔ دوسری جانب حکومتی نمائندوں اور انتظامیہ کی جانب سے لواحقین سے مذاکرات کیے گئے۔ انہیں یقین دہانیاں کرائی گئیں کہ واقعے کی مکمل تحقیقات ہوں گی، ذمہ دار عناصر کو گرفتار کیا جائے گا اور سیکیورٹی کے نظام کو مزید مؤثر بنایا جائے گا۔ اگرچہ ان یقین دہانیوں کے بعد احتجاج میں نرمی آئی، مگر عوام کے دلوں میں موجود دکھ اور بے اعتمادی ختم نہ ہو سکی۔ لوگوں کا کہنا تھا کہ بلوچستان نے اس سے پہلے بھی بے شمار وعدے سنے ہیں، اب انہیں صرف عملی اقدامات درکار ہیں۔ ان دنوں بلوچستان میں خوف اور بے چینی کی فضا مزید گہری ہو گئی تھی۔ مختلف شاہراہوں پر سفر کرنے والے لوگ محتاط تھے، والدین اپنے بچوں کے گھروں سے نکلنے پر پریشان رہتے تھے، کاروباری طبقہ مستقبل کے بارے میں فکرمند تھا اور نوجوان امن و استحکام کی امید لگائے بیٹھے تھے۔ مسلسل پیش آنے والے واقعات نے صرف انسانی جانوں کا نقصان نہیں کیا بلکہ صوبے کی معیشت، تعلیم، سیاحت اور روزمرہ زندگی کو بھی شدید متاثر کیا۔ دھرنے کے دوران بار بار یہ آواز بلند کی گئی کہ بلوچستان کو صرف سیکیورٹی کے نقطۂ نظر سے نہیں بلکہ انسانی نقطۂ نظر سے بھی دیکھنے کی ضرورت ہے۔ یہاں کے نوجوانوں کو تعلیم، روزگار اور ترقی کے مواقع فراہم کیے جائیں تاکہ وہ خوف کے ماحول سے نکل کر امید کے ساتھ مستقبل کی طرف بڑھ سکیں۔ مقررین کا کہنا تھا کہ اگر امن قائم ہو گا تو بلوچستان اپنی قدرتی خوبصورتی، معدنی وسائل اور باصلاحیت نوجوانوں کی بدولت ترقی کی نئی مثال قائم کر سکتا ہے۔

کوئٹہ میں بیٹھے ہزاروں افراد کی خاموشی دراصل ایک چیخ تھی۔ وہ چیخ جو ہر اس ماں کے دل سے نکلی جس نے اپنے بیٹے کو کھو دیا، ہر اس بچے کے آنسوؤں میں تھی جس کا باپ واپس نہ آیا، اور ہر اس شہری کے دل میں تھی جو صرف ایک پُرامن بلوچستان دیکھنا چاہتا تھا۔ یہی اجتماعی درد شہدائے زیارت کو ایک واقعے سے بڑھ کر پوری قوم کی مشترکہ یاد بنا گیا۔ کئی روز تک جاری رہنے والے احتجاج کے دوران ہر گزرنے والا دن یہ ثابت کر رہا تھا کہ شہدائے زیارت کا دکھ صرف ان کے خاندانوں

والدین کی خدمت کا ارادہ کیا تھا، کسی نے اپنے خاندان کی خوشحال زندگی کے لیے دن رات محنت کی تھی، مگر دہشت گردی نے ایک لمحے میں ان تمام خوابوں کو ادھورا چھوڑ دیا۔ شہداء کے جانے کے بعد ان کے گھروں میں صرف تصویریں، یادیں اور وہ خاموشیاں رہ گئیں جنہیں الفاظ میں بیان کرنا ممکن نہیں۔ بلوچستان نے اس سے پہلے بھی بے شمار سانحات دیکھے ہیں۔ کبھی مستونگ میں خون بہا، کبھی بولان کے پہاڑوں نے بارود کی گونج سنی، کبھی کچھ کے علاقے نے اپنے بیٹوں کو کھویا، کبھی ہنہ اوڑک کی فضا سوگوار ہوئی، اور پھر زیارت کے اس المناک سانحے نے پورے صوبے کو ایک بار پھر غم کی چادر اوڑھا دی۔ ہر واقعہ ختم ہو جاتا ہے، خبریں بدل جاتی ہیں، اخبارات کے صفحات نئے عنوانات سے بھر جاتے ہیں، مگر شہداء کے گھروں میں وقت وہیں ٹھہر جاتا ہے جہاں آخری بار ان کے اپنے دروازے سے رخصت ہوئے تھے۔

یہی وجہ ہے کہ شہدائے زیارت کا سانحہ صرف ایک خبر نہیں بلکہ بلوچستان کی اجتماعی یادداشت کا حصہ بن چکا ہے۔ آنے والی نسلیں جب اس دور کو یاد کریں گی تو انہیں صرف ایک حملہ یاد نہیں آئے گا بلکہ وہ عوام بھی یاد آئیں گے جنہوں نے کئی روز تک سڑکوں پر بیٹھ کر اپنے شہداء کے لیے انصاف کی آواز بلند کی، وہ مائیں یاد آئیں گی جنہوں نے صبر کے ساتھ اپنے جوان بیٹوں کو سپردِ خاک کیا، وہ بچے یاد آئیں گے جنہوں نے اپنے باپ کا چہرہ آخری بار تابوت میں دیکھا، اور وہ ہزاروں لوگ بھی یاد آئیں گے جنہوں نے یہ ثابت کیا کہ بلوچستان کا دل آج بھی اپنے شہداء کے ساتھ دھڑکتا ہے۔

شہداء کبھی مرتے نہیں، وہ قوموں کی تاریخ میں زندہ رہتے ہیں۔ ان کا خون صرف زمین کو سرخ نہیں کرتا بلکہ آنے والی نسلوں کو یہ احساس بھی دلاتا ہے کہ امن، قربانی کے بغیر قائم نہیں رہتا۔ شہدائے زیارت نے اپنی جانوں کا نذرانہ دے کر فرض شناسی، جرات اور وطن سے محبت کی وہ مثال قائم کی ہے جسے تاریخ ہمیشہ احترام سے یاد رکھے گی۔ آج بھی جب بلوچستان کے پہاڑوں پر سورج طلوع ہوتا ہے، تو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ اس کی کرنیں ان شہداء کے لہو کو سلام پیش کر رہی ہیں۔ جب شام ڈھلتی ہے تو ہوا اپنے ساتھ ان ماؤں کی دعائیں لے کر چلتی ہے، جنہوں نے اپنے جگر کے ٹکڑے وطن پر قربان کیے۔ یہ سرزمین ہمیشہ اپنے شہداء پر فخر کرتی رہے گی، کیونکہ قومیں اپنے شہداء کی قربانیوں کو فراموش نہیں کرتیں، بلکہ انہی قربانیوں سے اپنی شناخت اور اپنی تاریخ کو زندہ رکھتی ہیں۔

لہو سے سینچی گئی مٹی کبھی بنجر نہیں ہوتی،
شہید زندہ رہتے ہیں، فقط تصویریں خاموش ہوتی ہیں۔

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ حکومت بلوچستان

Daily AZADI QUETTA

Bullet No. 6 Dated: 21 JUL 2026 Page No. 26

بلوچستان کا زخم

عارف نور

بلوچستان نے گزشتہ ہفتے ایک بار پھر خون بہایا — باقی ملک کے لیے۔ حقیقت میں، یہ وطن کا وہ حصہ ہے جس کا خون بہنا گزشتہ 20 برسوں میں شاید ہی کبھی رکا ہو۔ لیکن ہم میں سے وہ لوگ جو اس صوبے سے بہت دور رہتے ہیں، ہمیں اس رستے ہوئے زخم کا احساس تبھی ہوتا ہے جب زہر پورے جسم میں پھیلنے لگتا ہے۔ اور یہی کچھ گزشتہ ہفتے کوئٹہ اور زیارت میں پیش آنے والے واقعات کے ساتھ ہوا۔ زیارت میں جس طرح واقعات رونما ہوئے وہ دل دہلا دینے والا تھا اور جس وقت تک لسبیلہ میں حملہ ہوا، جانی نقصان اس قدر ہولناک تھا کہ عقل دنگ رہ جائے۔

لیکن اس سے بھی بڑا ایک المیہ ہے اور وہ ہے برسر اقتدار لوگوں کی اس بات میں ناکامی کہ وہ بلوچستان کے بحران کو کسی ہمدردی اور شفا بخشنے کے سیاسی عزم کے ساتھ حل کریں۔ اس بیماری کی وجوہات پر طویل بحث ہو چکی ہے — لوگوں کا احساسِ بیگانگی؛ متوسط طبقے کے نوجوانوں کا ابھار اور ان کے غصے کی جڑیں؛ ایک حقیقی سیاسی عمل کا فقدان۔ یہ ایک سیاسی مسئلہ ہے جس کے لیے فوجی کارروائیوں (counter-insurgency operations) کے ساتھ ساتھ ایک سیاسی حل کی ضرورت ہے۔ لوگوں کو مرہم رکھنے کی ضرورت ہے اور اس کے لیے سیاسی دھارے میں شامل افراد اور جیلوں میں بند لوگوں کے ساتھ بھی مکالمہ ہونا چاہیے۔ اس کے برعکس، وہاں غیر نمائندہ حکومتیں، سخت زبان، جیل کی سزائیں، جبری گمشدگیاں اور تشدد کا بے دریغ استعمال دیکھنے کو ملتا ہے۔ اور یہ کارگر ثابت نہیں ہوا۔ گزشتہ ہفتے کے واقعات نے اس بات کو واضح طور پر ثابت کر دیا۔

یہ صرف سنی سنائی معلومات نہیں ہیں۔ تحقیقی رپورٹس بلوچستان میں بڑھتے ہوئے حملوں کو ظاہر کرتی ہیں۔ انسٹی ٹیوٹ آف ریجنل اسٹڈیز کی ایک حالیہ رپورٹ — 'کوئنکو وارفیئر اینڈ انسرجنٹ ٹیکٹیکس' (معرفتی جنگ اور جنگجوؤں کا جواز) — ٹی ٹی پی (TTP) کی مواصلاتی حکمتِ عملی کی تفصیلات بتاتی ہے جس میں یہ نشان دہی کی گئی ہے کہ جہاں خیبر پختونخوا (KP) میں 2026 کی پہلی سہ ماہی میں حملوں میں 57 فیصد کمی واقع ہوئی، وہیں بلوچستان میں ان میں 84 فیصد اضافہ ہوا۔ لیکن یہ بات صرف توجہ حاصل کرنے والے حملوں کی نہیں ہے؛ اس کے علاوہ بھی، چند علاقوں کے باہر صوبے میں ریاست کی رٹ (حاکمیت) نہ ہونے کے برابر ہے۔ ہر لحاظ سے، صوبے میں گاڑی چلانا تقریباً ناممکن ہے، باوجود اس کے کہ وزیرِ اعلیٰ کا دعویٰ ہے کہ انہوں نے بغیر بلٹ پروف گاڑی کے زیارت تک کا سفر کیا۔ لیکن پھر، وہ اور دیگر سرکاری عہدیدار وہاں کے بحران کو تسلیم کرنے کے لیے تیار نہیں ہیں، اسے حل کرنا تو دور کی بات ہے۔

اس بار بھی، پہلے کی طرح، انہوں نے یہ دکھانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی کہ حکمتِ عملی میں کوئی تبدیلی نہیں ہونے والی۔ وزیرِ اعظم سے لے کر صوبائی حکام اور سیکیورٹی کا انتظام سنبھالنے والوں تک، ہر المیہ دکھ کا اظہار کرنے، مذمت کرنے اور ایک ایک دہشت گرد کا پیچھا کرنے کے عزم کا اعلان کرنے کا ایک موقع فراہم کرتا ہے۔ اس بات پر کوئی بحث نہیں ہوتی کہ ناکامیاں کیا رہیں اور حکمتِ عملی یا ہتھکنڈوں میں تبدیلی کی کیا ضرورت ہے۔ ریاستی ردعمل اب ایک ایسی رسمی کارروائی بن چکا ہے جو کسی بھی معنی سے عاری ہے۔ اس کے باوجود حالیہ حملوں نے نہ صرف شناسا مسائل کو اجاگر کیا ہے بلکہ کچھ نئے پہلوؤں کو بھی سامنے لایا ہے۔

بلوچستان کے کچھ حصوں میں ٹی ٹی پی یا اس جیسے دیگر دہشت گردوں کی موجودگی کی اب تصدیق ہو چکی ہے۔ اگر پہلے اس پر سرگوشیاں ہوتی تھیں، تو اب حکومت اور فوج کی جانب سے اس کا سرِعام اعتراف کیا جا رہا ہے، جن کی حالیہ تین حملوں کے بعد میڈیا بریفنگ اور دیگر بیانات نے اس بات کو واضح کر دیا۔ ایسا لگتا ہے کہ کوئٹہ کے قریب اور زیارت کے واقعات کو بلوچ عسکریت پسندوں کے بجائے ان سے جوڑا جا رہا ہے۔ اور طالبان کی یہ موجودگی بلوچستان کے پشتون حصوں میں معلوم ہوتی ہے۔ صوبے کے حالات سے واقف لوگ کہتے ہیں کہ ان کی موجودگی کابل کے سقوط کے وقت سے ہے لیکن ان کی 'سرگرمیاں' حالیہ دور کی ہیں۔

دوسرا یہ کہ، دہشت گردوں کے نمودار ہونے پر اور جسے لوگ حکومتی اہلکاروں کی 'بے وفائی' یا بے حسی سمجھتے ہیں، اس پر عوام کا غصہ واضح سے بھی زیادہ ہے۔ احتجاجی دھرنوں سے لے کر سوشل میڈیا پر ان کے بیانات تک، غصہ بالکل نمایاں ہے۔ ان کا غصہ صرف حملوں اور جانی نقصان پر نہیں ہے بلکہ اس بات پر بھی ہے کہ کس طرح ناقص آلات اور کم وسائل سے لیس پولیس اہلکاروں کو اپنا دفاع کرنے کے لیے اکیلا چھوڑ دیا گیا۔ یہ سوالات بھی اٹھائے گئے کہ ان جوانوں کو وہاں کیوں بھیجا گیا، کوئی متبادل نفری (back-up) کیوں نہیں تھی اور مدد کی درخواستوں کا جواب کیوں نہیں دیا گیا؟ مظاہرین کا الزام ہے کہ اہل خانہ کو خود اپنے تئیں شہید جوانوں کی لاشیں لانے کا انتظام کرنا پڑا اور انہیں کوئی خاص سرکاری مدد حاصل نہیں ہوئی۔

یہ جاننا مشکل ہے کہ یہ سب کتنا درست ہے کیونکہ سرکاری حلقے سوشل میڈیا پر ہونے والی ان گفتگوؤں کو مسلسل نظر انداز کر رہے ہیں۔ ان الزامات کا براہِ راست جواب دینا، اور کچھ مظاہرین کے درمیان احساسِ بیگانگی کو دور کرنا کہیں زیادہ بہتر ہوگا۔ اس سے پولیس کے استعفوں کے بارے میں سامنے آنے والی دیگر رپورٹس کا ازالہ کرنے میں بھی مدد ملے گی۔ ایسے لمحات میں آپریشنز کی قیادت کرنے والوں کا حوصلہ انتہائی اہم ہونا چاہیے۔

اس سے جڑا ایک نکتہ یہ بھی ہے کہ حکومت کی جانب سے کسی واضح 'بیانیے' (جو کہ ان دنوں ایک مقبول لفظ ہے) کی عدم موجودگی میں، اس خالی جگہ کو گمراہ کن کہانیوں اور بیانات سے پُر کیا جائے گا۔ یہ پہلے ہی واضح ہو چکا ہے کیونکہ ایسا لگتا ہے کہ اب کچھ مقامی باشندے بڑھتے ہوئے دہشت گردانہ حملوں کے پیچھے کسی گہری سازش پر یقین کر چکے ہیں: ان میں سے کچھ نے یہ خیال ظاہر کیا ہے کہ زمینوں پر قبضہ کرنے کے لیے سیکیورٹی کی ایسی صورتحال پیدا کی جا رہی ہے۔

یہ منظر نامہ مشرف کے آخری سالوں اور اس کے بعد کے دور کی یاد دلاتا ہے، جب اس وقت کے فاٹا (FATA) اور خیبر پختونخوا کے متاثرہ اضلاع کے لوگوں نے طالبان کے حوالے سے ریاست کے اصل ارادوں پر سوال اٹھائے تھے۔ جیسے جیسے حملے بڑھتے گئے، یہ عام تاثر بن گیا کہ حکومت لڑنے سے کتراتی رہی۔ اس چیز نے محض طالبان کو مضبوط ہونے اور تباہی مچانے کا موقع دیا۔ اور جب باقاعدہ فوجی آپریشنز شروع ہوئے، تو لوگوں اور لڑنے والوں کو یہ یقین دلانے کے لیے ایک بھرپور کوشش کی گئی کہ یہ خطرہ حقیقی اور بقا کا مسئلہ ہے۔ درحقیقت، کچھ طریقوں سے، عوامی تاثر کو بدلنے کی یہ کوشش لڑائی شروع ہونے سے پہلے ہی کی گئی تھی۔

دوسرے لفظوں میں، ہم میں سے کچھ لوگوں کو یہ لگتا ہے کہ برسرِ اقتدار لوگوں کی عوامی تاثر کو دور کرنے میں ناکامی اس بات کا اعتراف ہے کہ بلوچستان کے بحران کو حل کرنے کی کوئی خاص مرضی موجود نہیں ہے۔ کم از کم اب تک تو ایسا ہی لگتا ہے۔